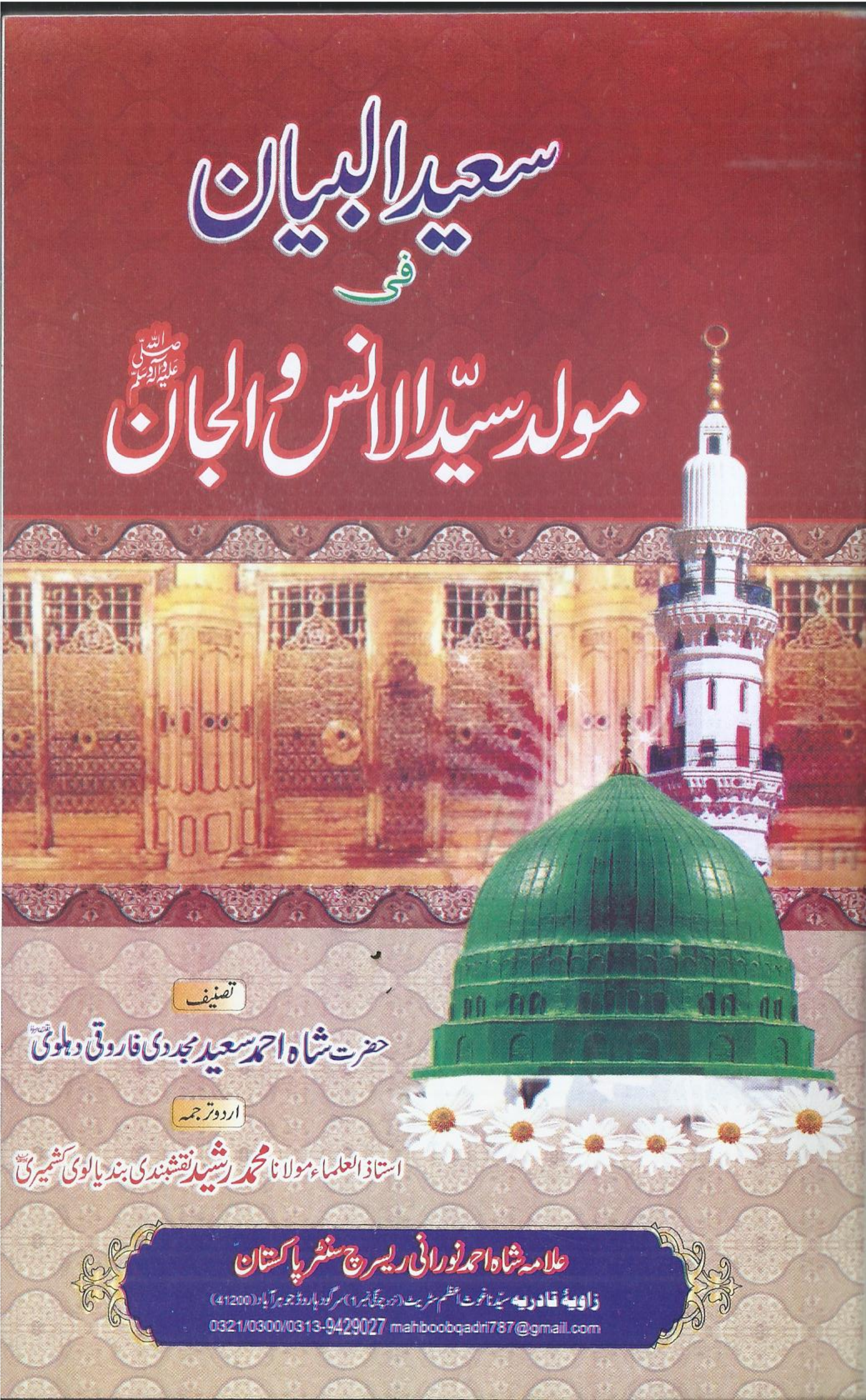

سعید البیان
فی
مولد سیّد الانس و الجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تصنیف
حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلوی
اردو ترجمہ
استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی بندیالوی کشمیری
علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان
زاویۂ قادریہ سیدنا غوث اعظم سٹریٹ (نزد چونگی نمبر 1) سرگودھا روڈ جوہر آباد (41200)
0321/0300/0313-9429027 mahboobqadri787@gmail.com



تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلویؒ

نوٹ: سرورق پر اُردو ترجمہ استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی بندیالوی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ کو کالعدم سمجھا جائے کیونکہ یہ اصل کتاب اُردو زبان ہی میں ہے۔

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویۂ قادریہ سیدنا غوث اعظم سٹریٹ (نزد چونگی نمبر۱) سرگودھا روڈ جوہر آباد (41200)

0321/0300/0313-9429027 mahboobqadri787@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدیہ برائے

برادرم علامہ محمد عبد الستار صاحب سعودی

محبوب قادری

۱۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء

0313/0321/0300-9429027

نام کتاب .... سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ

تصنیف .... حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت بار دوم ۱۹۲۰ء

اشاعت بار سوم .... ۲۰۱۳ء۔۱۴۳۴ھ

صفحات 72

ہدیہ ....

نوٹ: سرورق پر اُردو ترجمہ استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی بندیالوی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ کو کالعدم سمجھا جائے کیونکہ یہ اصل کتاب اُردو زبان ہی میں ہے اور اس بات کے ثبوت میں ہم کتاب کا عکس ہی شائع کر رہے ہیں۔........(ادارہ)

ملنے کے پتے........

☆ دارالعلم داتا دربار مارکیٹ (ستا ہوٹل) لاہور

☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ ترنول شریف، اسلام آباد

☆ انجمن محبان محمد ﷺ بڈی خانقاہ بہاری شریف (ڈڈیال ضلع میر پور آزاد کشمیر)

☆ دفتر تحریک غلامانِ اہل بیت خانو ہارنی شریف اڈہ سوا آصل فیروز پور روڈ، لاہور

☆ اسلامک میڈیا سنٹر 27۔اے شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ لاہور

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویہ قادریہ سیدنا غوث اعظم سٹریٹ (نزد چونگی نمبر۱) سرگودھا روڈ جوہر آباد (41200)

0300-9429027, 0321-9429027, 0313-9429027

mahboobqadri787@gmail.com

میزانِ حروف

زمیں کا چاند رسولوں کا آفتاب آیا

محبوب رب العالمین سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ذکرِ خیر دونوں جہانوں میں یقیناً کامیابی اور فوز و فلاح کی گارنٹی فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم سوسائٹی کی ساری تاریخ میں اہل ایمان نے اس مبارک عمل کو مضبوطی سے اختیار کیا اور یہ تسلسل ساڑھے چودہ سو سال پر محیط ہے۔ اس وقت اکابر اُمت کی عظیم یادگار عمدۃ العارفین، زبدۃ السالکین، قطب جہاں، غوث زماں، حبیب الرشید مولانا شاہ احمد سعید مجددی نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز کا ایک نادر میلاد نامہ ''سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ'' آپ کے ہاتھ میں ہے۔ برادرم طاہر فاروق نورانی اور ان کے ایک دوست کی تحریک پر علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان اسے شائع کرنے جا رہی ہے۔

فاضل مصنف حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ سراج الاولیاء کے لقب اور ابوالمکارم کی کنیت سے معروف تھے۔ آپ کی ولادت یکم ربیع الاول ۱۲۱۷ھ ہجری اور وصال ۳ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ کو ساٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ آپ اٹھائیس برس تک مسندِ ارشاد کی زینت رہے اور مدینہ منورہ میں علمی و تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت نے ساری زندگی تصوف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ شریف کی ارشاد و ابلاغ پر صرف کی۔ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ مجاز حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید صادق اور خلیفہ مجاز تھے۔ مدینہ منورہ میں وصال ہوا اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قبہ مبارک کے باہر سمت قبلہ شریف میں مدفون ہوئے۔ آپ کا سلسلہ طریقت حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری، حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی، حضرت خواجہ محمد سراج الدین، حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سے پھیلا۔ راقم کے جد اعلیٰ، حضرت مولانا حافظ سید رسول شہید رحمۃ اللہ علیہ (خطیب، بادشاہی مسجد بولا شریف) حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے منظورِ نظر مریدین میں سے تھے یوں اپنے اجداد کے مشائخ سے محبت و نسبت ایک فطری تقاضا بھی ہے۔

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ خدا کے مقرب اور مقبول بندے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے علم و عرفان کا مرجع بنایا تھا اور ان کا سینہ معرفت الٰہی کا گنجینہ تھا۔ ایسے

بزرگوں کے حوالے سے کشف و کرامت اگرچہ کوئی بڑی بات نہیں مگر پھر بھی مشہور مماتی عالم، حسین علی واں بھچراں بھی اپنے آپ کو خانقاہ عالیہ موسیٰ زئی شریف سے وابستہ کہا کرتے تھے۔ لگے ہاتھ حسین علی واں بھچراں کا ایک دلچسپ واقعہ بھی ملاحظہ ہو۔ مولوی محبوب الٰہی دیو بندی نے "تحفہ سعدیہ" میں لکھا ہے کہ حسین علی صاحب نے ایک بار درس و تدریس کتب سے قساوت قلبی پیدا ہونے کی شکایت کی۔ اس پر حضرت خواجہ محمد عثمان (دامانی) قدس سرہ نے فرمایا، "کچھ نیت میں فتور معلوم ہوتا ہے، ورنہ طریق نقشبندیہ میں اخلاص نیت کے ساتھ دینی کتابوں کا درس و مطالعہ نسبت کو تقویت بہم پہنچاتا ہے اور روحانی ترقی کا موجب ہے۔" (صفحہ ۶۵) اُن کے اعتقادی پختگی کے حوالے سے "اثبات المولد و القیام" کے اردو مترجم مولانا محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو فرقہ ضالہ وہابیہ سے سخت نفرت تھی۔ آپ کے فرزند گرامی حضرت شاہ محمد مظہر نقشبندی مجددی مہاجر مدنی قدس سرہ کا بیان ہے۔

ولم يذكر احدا بالسوء الا الفرقة الضالة الوهابيه لتحذير الناس من قباحة افعالهم واقوالهم

حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ کسی کی بُرائی نہیں کرتے تھے۔ سوائے وہابیہ کے گمراہ فرقہ کے، تاکہ لوگوں ان کے افعال واقوال کی قباحت سے ڈریں۔

اسی صفحہ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

وكان قدس سره يقول ادنى ضرر صحبتهم ان محبته النبي صلى الله عليه وسلم التي هي من اعظم اركان الايمان تنقص ساعة فساعة حتىٰ لا يبقى منها غير الاسم والرسم فكيف يكون اعلاه فالحذر الحذر عن صحبتهم ثم الحذر الحذر عن رؤيتهم فاحفظه (منه)

حضرت فرمایا کرتے تھے کہ وہابیوں کی صحبت کا معمولی نقصان یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی محبت جو ایمان کے بڑے ارکان میں سے ہے لحظہ بہ لحظہ کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نام و نشان کے علاوہ کچھ نہیں رہ جاتا۔ جب معمولی ضرر کا یہ حال ہے تو بڑے نقصان کا کیا عالم ہوگا۔ لہٰذا ان کی صحبت سے بچو ضرور بچو بلکہ ان کی صورت تک دیکھنے سے ضرور بالضرور اجتناب کرو۔

(مقدمہ: اثبات المولد والقیام، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کشف کو بیان کرتے ہوئے سیّد اکبر علی دہلوی رقم طراز ہیں کہ "ایک روز عشاء کے وقت مولوی حسین علی صاحب ہمارے حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ (میرے دل وجان آپ پر فدا ہوں) کی خدمت میں حاضر تھے۔ (حضرت قبلہ نے) ارشاد فرمایا کہ اے مولوی صاحب! تم اپنے گھر جاؤ، پھر جب واپس آؤ گے تو جو حالات اور معاملات تمہارے ساتھ پیش آئے ہوں گے، (وہ) مجھ سے پوچھو، ان شاء اللہ تعالیٰ میں سب کو ایک ایک (کر کے) تفصیل کے ساتھ تمہیں بتاؤں گا (اور) تم (کسی) ایک واقعہ میں بھی خطا نہ پاؤ گے۔ واضح رہے کہ اسی واقعہ کو قدرے اپنے الفاظ میں مولانا محبوب الٰہی خلیفہ مجاز خواجہ خان محمد کندیاں نے اپنی کتاب "تحفہ سعدیہ" صفحہ ۶۶،۶۷ پر بھی نقل کیا ہے۔ (مجموعہ فوائد عثمانیہ: ترجمہ: محمد نذیر رانجھا)

آخر میں ایک دکھ بھری داستان بھی ملاحظہ ہو جو محض ریکارڈ کی درستگی، علم اور اہل علم کی خیر خواہی کے پیش نظر رقم کی جارہی ہے۔ لاہور سے صلاح الدین سعیدی صاحب نے میلاد شریف کے موضوع پر لکھے گئے مختلف مجموعے، رسائل، کتابچے، کتابیں تلاش کیں اور انہیں یکجا کر کے از سرِ نو شائع کرنے کے لیے مختلف کتب خانوں کو متوجہ کیا بلاشبہ یہ ایک احسن قدم تھا۔ اسی وجہ سے ہم نے ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کی۔ احترام دیا۔ تبصرے شائع کیے اور احباب کو ان کی طرف متوجہ کیا۔ سعیدی صاحب کے اہتمام سے اس مرتبہ مجموعہ ...... "رسائل میلاد محبوب ﷺ" ...... پیش نظر تھا کہ حضرت سراج الاولیاء ابوالمکارم شاہ احمد سعید فاروقی دہلوی ثم مدنی قدس سرہ کا رسالہ میلاد "سعید البیان فی مولد سیّد الانس والجان ﷺ" دیکھ کر دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ بندہ از خود اس کی تلاش و جستجو میں تھا۔ کہ اسی بزرگ کی ایک فارسی کتاب "اثبات مولد و القیام" کا اُردو ترجمہ غالباً ۱۹۸۹ء میں حضرت استاذ العلماء مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی بندیالوی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (مدرس، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے کیا اور اسے مرکزی مجلس رضا لاہور کے اہتمام سے حضرت حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کیا بعدازاں یہی ترجمہ میاں اخلاق احمد مرحوم نے بھی لاہور سے شائع کیا۔ بلاشبہ اپنے موضوع پر یہ مختصر، جامع اور بہت عمدہ کاوش ہے۔ اس بابرکت کتاب کو بار بار شائع ہونا چاہیئے اور اس کے مطالعہ کو عام کرنا چاہیئے ...... "سعید البیان فی مولد سیّد الانس والجان ﷺ" ...... کے مطالعہ کے دوران ہی چھٹی حس نے تشکیک پیدا کر دی۔ کوئٹہ میں مقیم ہمارے دوست حضرت صاحبزادہ محمد ابراہیم جان مجددی کا نسبی تعلق بھی حضرت ابوالمکارم شاہ احمد سعید فاروقی دہلوی قدس سرہ کے

خاندان سے ہے ہمیں ان کے علمی مخزونے سے سعید البیان کی فوٹو کاپی دستیاب ہوئی جس کے سبب صلاح الدین سعیدی کے مرتبہ رسائل میلاد کے تمام مجموعوں کے متعلق تشکیک اور عدم اطمینان کی صورت پیدا ہوگئی اور ان کے تقریباً تمام مجموعوں پر اپنے لکھے تاثرات، تبصروں اور تائیدی کلمات پر اس حوالے سے دُکھ ہوا کہ اگر خدانخواستہ ہر کتاب کے متعلق تحقیق، ترتیب و تدوین میں اسی طرح کی ''کمال احتیاط'' برتی گئی ہے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ بالخصوص ''بقلم خود ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن لاہور'' جب کتاب، علم اور تاریخ کا یہ حشر کریں گے تو دیگر بیچارے عام مؤرخین کا عالم کیا ہوگا؟ اس وقت ہمارے پیش نظر شمس المطالع میرٹھ کا شائع شدہ ایڈیشن ہے یہ ۱۹۲۰ء میں چھپا تھا اور اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن تھا ہم نے اصل کو محفوظ کرنے کی غرض سے اسی کا عکس چھاپنے کو ترجیح دی کہ مذکورہ ایڈیشن محققین اور قارئین کے سامنے رہے۔ صلاح الدین صاحب نے ظلم یہ کیا کہ (۱) کتاب ۶۵ صفحات میں سے صرف سوا انیس صفحے شائع کیے (۲) بقیہ کتاب کو خذف کر دیا جبکہ حذف کرنے کی کوئی وجہ یا وضاحت نہیں کی۔ (۳) یہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی جبکہ انہوں نے اس کو فارسی قرار دیا۔ (۴) حضرت مفتی محمد رشید کشمیری مرحوم کو خواہ مخواہ اس کتاب کا مترجم قرار دے دیا۔ (۵) ایسے عظیم بزرگ کہ جنہیں اس زمانے میں بھی عمدۃ العارفین، زبدۃ السالکین، قطب جہاں، غوث زماں اور حبیب الرشید جیسے القاب سے یاد کیا جاتا تھا ان کا نام عامیانہ انداز میں لکھنے پر ہی اکتفا کیا۔ ہم نے سعیدی صاحب پر اعتماد کرتے ہوئے کتاب کے لئے ٹائٹل انہی کی معلومات کی روشنی میں چھپوا دیا تھا مگر بعد میں ثابت ہوا کہ صلاح الدین سعیدی نے تو عیسیٰ کی پگڑی موسیٰ کے سر باندھ دی ہے اس پر ہمیں افسوس ہے مگر قصور وار نہیں۔ قارئین اور خصوصاً محققین سے ہماری التماس ہے کہ وہ عبرت پکڑیں اور سعیدی صاحب کے مرتبہ رسائل میلاد کی خوب تحقیق کر لیں اصل ماخذ تک پہنچیں اور پھر اس کے بعد ان کا حوالہ کوڈ کریں نیز سعیدی صاحب کے مرتبہ رسائل پر کبھی، لکھی یا بیان کی گئی ہماری تائیدی آراء و تاثرات کو منسوخ اور کالعدم سمجھا جائے۔ میلاد کریم ﷺ کے حوالے سے اس شعر پہ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

زمین کا چاند رسولوں کا آفتاب آیا   جمال چہرہ پہ ڈالے ہوئے نقاب آیا

یکم مارچ ۲۰۱۳ء

ملک محبوب الرسول قادری
(چیئرمین) علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان
0321/0300/0313-9429027, mahboobqadri787@gmail.com

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب مسمّٰی بہ

سعید البیان

فی مولد

سید الانس والجان

من تصنیف عمدۃ العارفین زبدۃ السالکین قطب جہاں غوث زماں

حبیب الرشید مولانا شاہ احمد سعید صاحب عمری مجددی نقشبندی دہلوی

حسب الارشاد

جناب مولانا حاجی حافظ حفیظ الدین صاحب سوداگر صدر بازار میرٹھ

باہتمام منشی عبد المجید صاحب

شمس المطابع میرٹھ میں طبع ہوئی

تعداد جلد ۶۰۰   سنہ ۱۹۲۰ء   بار دوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جمیع محامد ازل سے تا ابد ثابت ہیں اُس ذات پاک کو کہ کوئی شریک اُس کا نہیں اور صلوٰۃ کاملہ نازل ہوجیو اوپر رسول مقبول ہمارے کے کہ اسم شریف اُن کا محمد ہی۔ اور آل اور اصحاب اور ازواج اور اتباع اُنکے پر۔ اِلٰھِیْ وَمَوْلَائِیْ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ **شعر**

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا　　حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

اور ایسے ہی تعریف حبیب تیرے کی نہیں ہوسکتی۔ جیسے آپنے تعریف فرمائی ہی بیچ کلام مبارک اپنے کے۔ **شعر**

محمد ہے نبی ممدوح ذاتِ کبریائی کا　　کرے بندہ گر اُسکی مدح دعویٰ ہی خدائی کا

چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝ بتادیا اللہ تعالےٰ نے سب کو کہ ہم نے بھیجا رسول اُنہیں میں سے کہ جانتے ہیں اُس کے مرتبہ کو کہ سچا اور امین ہی یا سب سے بہتر اوپر قرارت فتحہ کے اور دو نام اپنے ناموں سے دیئے۔ ایک رؤف دوسرا رحیم کہ کسی اور کو نہیں دیئے۔ اور فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ

وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۝ اور فرمایا کَمَا اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۝

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تفسیر مِنْ اَنْفُسِکُمْ میں منقول ہی کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے آبا ہمارے میں نکاح کی سُنّت جاری ہی اور سفاح نہیں ہوا۔ کہا ابن کلبی نے لکھیں ہیں نے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو مائیں نہیں پائے میں نے اُن میں رسوم جاہلیت کے۔ ابن عباس سے روایت ہی تفسیر وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ میں ایک نبی سے دوسرے نبی تک یہاں تک کہ نکالا تم کو نبی۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جانا اللہ تعالیٰ نے عاجز ہونا خلق کا فرمانبرداری اپنی سے اس واسطے مقرر کیا رسول جنس اُن کی سے پہنایا اُس کو اوصاف اپنے سے خلعت رافت اور رحمت کا اور کی فرمانبرداری اُس کی فرمانبرداری اپنی۔ چنانچہ فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ اور فرمایا وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝

کہا ابو بکر ابن طاہر نے مزین کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ زینت رحمت کے پس ہوا وجود اور صفات اُن کی رحمت واسطے خلق کے مسلمان کو ہدایت حاصل ہوئی منافق کو امن قتل سے۔ کافر کو تاخیر عذاب کی۔

حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ تم کو بھی پہنچا کچھ رحمت میری سے۔ عرض کیا بلی یارسول اللہ میں متردد تھا اپنی عاقبت سے پس امن میں ہوگیا آپکے سبب سے کہ تعریف کی اللہ تعالیٰ نے میری ساتھ قول اپنے کے

ذِی قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۵ اور نام رکھا حضرت کا اللہ
تعالیٰ نے بہت جائے نور اور سراج منیر۔ چنانچہ فرمایا قَدْ جَاءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ
اور فرمایا یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا
اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۵

اور الم نشرح میں کمال تعریف حضرت کی فرمائی اس طرح سے کہ کھول دیا دل اُن کا واسطے ایمان اور ہدایت کے اور وسیع کر دیا واسطے اُٹھانے علم اور حکمت کے اور دور کر دیا بوجھ کاموں جاہلیت کا اور پاس کر دیا نام اُن کا ساتھ نام اپنے کے کلمہ میں اور اذان میں اور خطبہ میں اور نماز میں کیا مسلمان کیا موذن کیا خطیب کیا نمازی ہر ایک کہتا ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

روایت کی ہے ابو سعید خدری نے کہ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبرئیل پس عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جانتے ہو تم کس طرح بلند کیا میں نے ذکر تمہارا کہا میں نے اللہ و رسول اُس کا دانا تر ہے کہا جبرئیل نے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ جب ذکر کیا جاؤں میں ذکر کیا جاوے تمہارا ساتھ میرے اور جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا اور کیا ایمان میں نے پورا ساتھ ذکر اپنے اور تمہارے کے۔ چنانچہ فرمایا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ جمع کیا اپنے میں اور رسول میں ساتھ واو عطف کے کہ شرکت کے واسطے ہے اور یہ اور کسی کو جائز نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہ کہے کوئی مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ ولاکن کہے مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ۔

اور فرمایا حق تعالیٰ نے فضیلت میں حضرت کی۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ اور توریت میں بیچ شان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ لکھا ہے اے نبی ہم نے بھیجا تم کو گواہ اوپر سب کے اور بشارت دینے والے مومنین کو ساتھ جنت کے اور ڈرانے والے کافروں کو ساتھ نار کے اور پشت پناہ واسطے ناخواندوں کے تم بندے میرے اور رسول میرے نام رکھا میں نے تمہارا متوکل نہیں ہو سخت خو اور نہ سخت گو اور نہ شور و شغب کرنے والے بازاروں میں اور نہ بدلہ لینے والے بُرائی کا ساتھ بُرائی کے لیکن معاف کرنے والے اور بخشنے والے قصور لوگوں کے اور ہرگز انتقال نفرماویں گے یہاں تک کہ درست ہو جاوے گا دین کہ پہلے تھا نادرست سب کہیں گے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور کھول دے گا اللہ تعالیٰ بسبب اُن کے آنکھیں اندھی اور کان بہرے اور دل غافل اور اسلام دین اُن کا اور احمد اسم شریف اُن کا ہوگا۔ اور دوسری روایت میں یوں ہے بندہ میرا احمد اچھا ہے اور جگہ پیدائش اُن کی مکہ اور مکان ہجرت کا مدینہ اُمت اُن کی تعریف کرنے والی خدا کی سب حال میں۔ تمام ہوئی عبارت توریت کی۔

اور بعضی خصوصیتوں حضرت سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا انبیاء کو ساتھ ناموں اُنکے کے کہ یا آدم یا نوح یا ابراہیم یا داؤد یا موسیٰ یا عیسیٰ یا یحییٰ یا زکریا اور ہمارے حضرت کو ساتھ اوصاف کے خطاب کیا یا ایہا الرسول۔ یا ایہا النبی یا ایہا المزمل یا ایہا المدثر۔ اور قسم کھائی عالی شان کی بیچ لَعَمْرُکَ کے۔

اور تمام سورۂ والضحیٰ بیچ تعریف آپ کی بھری ہے خصوصًا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ

رَبُّكَ فَتَرْضٰی - یعنی رب تمہارا ایسی عنایت فرمائے گا کہ تم خوش ہو گے حضرت نے فرمایا میں راضی نہوں گا اگر ایک شخص بھی میری اُمت سے دوزخ میں رہے گا سبحان اللہ کیا شفقت اور رحمت عام ہے۔

اور سورۂ والنجم اسرار معراج شریف پر مشتمل ہے۔ پاکی حضرت کے دل اور زبان اور جوارح کی مذکور اس میں ہے قال اللہ تعالیٰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی یعنی آمیزش دروغ کی حضرت کے دل نے نہیں کی بیچ مشاہدات اپنے کے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام نہیں فرماتے ہیں خواہش نفسانی سے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی یعنی کجروی نہیں کی چشم مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور مقصد سے تجاوز نہیں کیا اور فرمایا لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی یعنی تحقیق دیکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضی نشانیاں بڑی پروردگار اپنے کی اس میں اشارہ اجمالاً ہے طرف دیکھنے حضرت حق سبحانہ کے جب کہ مشاہدات اور بشارات وہاں کے بے انتہا تھے کہ تفصیل اُس کی سے عبارت قاصر تھی اس واسطے اشارہ فرمایا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی۔

اور سورہ ن میں کمال تعریف اخلاق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ساتھ قول اپنے کے وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ خلق عظیم کی تفسیر حدیث شریف میں فرمائی ہے اس طرح سے کہ مل قطع کرنے والے سے اور نیکی کر برائی کرنے والے سے سب انبیا سے عہد لیا ہے حق تعالیٰ نے بیچ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے کے ساتھ قول اپنے کے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ

وَلَتَنْصُرُنَّهٗ - فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو یعنی حضرت آدمؑ اور بعد اُن کے مگر لیا اوپر اُن کے عہد بیچ شان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اگر مبعوث ہو نبی آخر زماں صلے اللہ علیہ وسلم اور تم سے جو زندہ ہو تو مقرر ایمان لانا اُن پر اور مدد کرنا اور لینا یہ عہد اپنی قوم سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ الخ۔ اس آیۃ کی تفسیر میں حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قربان ہوں ماں باپ میرے آپ پر تحقیق پہنچی بزرگی آپ کی نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس مرتبہ کو کہ باوجودیکہ بھیجا آپ کو سب انبیا کے بعد اور ذکر کیا آپ کا پہلے سب کے۔ **رباعی**

هرچند که آخر بظهور آمدهٔ — پیش از همه شاهانِ غیور آمدهٔ
دیر آمدهٔ ز راه دور آمدهٔ — اے ختم رسل قرب تو معلومم شد

اور اہلِ نار عین عذاب میں آرزو کریں گے کاش کے اطاعت کی ہوتی ہم نے اللہ اور رسول کی اور مراد ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ دعوت آپ کی عام ہے اور حلال ہوئیں آپ کے واسطے غنیمتیں اور ظاہر ہوئے اوپر ہاتھ اُن کے معجزات بیشمار اور نہیں دیا گیا کوئی پیغمبر بزرگی اور مرتبہ مگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دئے گئے مانند اُس کی۔ اور فضیلت میں آپ کی ارشاد کیا دور ہونا عذاب کا آپ کے سبب سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ جب تک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سُنّت آپ کی باقی ہے امان اعظم حاصل ہے

اور سنّت مرجاوے پس انتظار کرو بلا اور فتن کو۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاؕ ظاہر کی فضیلت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ صلوٰۃ اپنی کے پھر ساتھ صلوٰۃ ملائکہ کے اور امر کیا مؤمنین کو ساتھ صلوٰۃ اور سلام کے۔

چاہیئے جاننا کہ مراد اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے زیادہ بزرگی اور مرتبہ ہی اور صلوٰۃ ملائکہ سے مراد دعا ہی۔ اور مؤمنین پر واجب کیا ساتھ امر فرمانے اپنے کے اور امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پس درود شریف پڑھنا واجب ہے مسلمانوں پر جب ذکر کیا جاوے اسم شریف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مذہب ہے جمہور کا۔ سوال کئے گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم معنی اس آیۃ سے۔ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے مقرّر کردئے ہیں ساتھ میرے دو فرشتے پس نہیں ذکر کیا جاتا ہوں نزدیک بندہ مسلمان کے پھر درود پڑھتا ہی اوپر میرے مگر کہتے ہیں وہ فرشتے بخشا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو۔ اور فرماتا ہے اللہ سُبحانہ اور فرشتے اُس کے جواب میں اُن دونوں فرشتوں کے آمین۔ اور اگر میرا ذکر سُن کر درود مجھ پر نہیں پڑھتا ہے تو دونوں فرشتے کہتے ہیں نہ بخشے اللہ تجھ کو اور فرماتا ہے اللہ سُبحانہ اور فرشتے جواب میں اُن کے آمین۔ اور مشکوٰۃ شریف میں اُبَیّ بن کعب سے روایت ہی کہ عرض کیا اُبَیّ نے کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم میں بہت پڑھتا ہوں درود شریف آپ پر پس کتنا پڑھوں اپنی دعا میں۔ فرمایا جتنا چاہے۔ عرض کیا چوتھائی۔ فرمایا جتنا چاہئے

تو اگر زیادہ پڑھے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا آدھا۔ فرمایا جس قدر خواہش تیری ہو اگر زیادہ کرے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا دو حصّہ فرمایا زیادہ بہتر ہی۔ عرض کیا سب اوقات میں درود شریف آپ پڑھوں گا۔ فرمایا حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اب کفایت کرے گا درود شریف پڑھنا مقصد تیرے کو اور دور کردے گا گناہ تیرے کو۔ اس میں نکتہ ہی کہ درود شریف میں تین امر جمع ہیں۔ ایک ذکر اللہ تعالیٰ کا۔ دوسرے تعظیم نبی کریم کی تیسرے ادائے حق شریف حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کا۔ اور پھر حدیث شریف دلیل ہے اس امر پر کہ درود شریف پڑھنا بہتر ہے مسلمان کو اپنے واسطے دُعا کرنے سے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص درود پڑھے گا اوپر میرے ایک بار رحمت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار اور دور کردے گا اُس سے دس گناہ اور بلند کردے گا واسطے اُسکے دس درجہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو نسائی نے اور عبداللہ ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ جو کوئی درود پڑھے گا اوپر رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے ایک بار رحمت فرماوے گا اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُسکے اُس پر ستّر مرتبہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو امام احمد نے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا نہیں جاتی آسمان پر جب تک کہ درود شریف پڑھے گا دعا کرنے والا۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے۔

اور سورۂ فتح میں فضائل بیشمار رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وسلّم کے مذکور ہیں اوّل آیۃ میں ذکر غلبہ کا اوپر اعدا کے اور ظہور شریعت مصطفویہ کا بوجہ کمال

اور غیر مواخذہ ہونا ساتھ ہما کان وما یکون کے اور تمام نعمت اور ہدایت
طرف صراط مستقیم کے اور نزول سکینہ کا قلوب مومنین میں۔ پھر فرمایا
تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تم سے وہ حقیقت میں بیعت کرتے ہیں اللہ
جل جلالہ سے جب ثابت ہوا ان آیات سے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم ہمارے مخصوص بایں مرتبہ ہیں کہ ان سے بیعت کرنا حضرت حق سے
بیعت ہے اور ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور ان کا ذکر ذکر
رب العالمین کا ہی ہے پس جو کوئی اُن کے ذکر شریف سے منع کرے وہ حقیقت
میں مانع ذکر الٰہی سبحانہ کا ہی جائے تعجب بلکہ محل افسوس ہے اُن مسلمانوں
سے کہ آنحضرتؐ کے ذکر شریف پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور بدعت سیئہ اور
حرام کہتے ہیں۔ ابولہب سا کافر کہ جس کے حق میں وعید قرآن شریف میں وارد
ہے اُس کو بسبب فرحت ولادت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سے
تخفیف عذاب ہر دوشنبہ کو ہوئی۔ اور جن انگلیوں سے کہ بسبب اس خوشی
کے اشارہ آزادی اپنی لونڈی کا کیا تھا اُن سے پانی اُس کو دوزخ میں ملے
اس پر قیاس کرنا چاہیئے کہ جو شخص مسلمان آپ کی خوشی ولادت کرے دار
آخرت میں اُس کو کتنا ثواب اور مرتبہ قرب جنت میں حاصل ہوگا۔ جائے
غور و محل انصاف ہے کہ تمام اہل جہاں اپنی ذات اور اولاد عزیز و اقارب کی
خوشی میں بلکہ فرقہ لامذہب اور وہابی بھی کس قدر دھوم دھام سے کرتے ہیں
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشی ولادت کریں تو اُس خوشی سے
ہزار مرتبہ بہتر ہے۔ جو مسلمان کامل ایمان ہوگا آنحضرتؐ کی ولادت کی

خوشی سب خوشیوں سے بہتر جانے گا اور جو اس خوشی کو بہتر نہ جانے گا
اُس کا ایمان ناقص ہے۔ فی الحقیقت مسلمانوں کو اس خوشی سے زیادہ
کوئی خوشی نہیں اور اس میں جس قدر خوشی کریں وہ کم ہے۔ یہ کس کی خوشی ہے
بہترین خلائق محبوبؐ خدا کی ولادت کی خوشی ہے۔ ہزار افسوس اُس شخص پر
کہ جو یہ خوشی نہ کرے اور لاکھ حسرت اُس پر کہ اس خوشی کا مانع ہو۔ خدا پناہ
میں رکھے ایسے لوگوں سے اُن کے واسطے رسوائی ہے دُنیا میں اور آخرت
میں عذاب عظیم ہے۔ اور حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اگر تم نہ ہوتے اے حبیب
میرے نہ پیدا کرتا میں آسمانوں کو اور نہ ظاہر کرتا خدائی کو۔ یعنی مبداء خلقت
تمام مخلوقات وجود باجود سرور کائنات کا ہے۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

الٰہی درود و سلام بے نہایت نازل فرما اوپر سید المرسلین محمد ابن عبداللہ
ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف ابن قصی ابن کلاب ابن مرہ ابن کعب
ابن لوی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن مدرکہ
ابن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان کے یہاں تک حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب اپنا ذکر فرمایا ہے اور ارشاد کیا اسمٰعیل اور
ابراہیم علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی آبا و اجداد میرے سے ہیں۔ اور
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا ہوا میں بہترین قرون میں قرناً
بعد قرن یہاں تک کہ جس قرن میں پیدا ہوا وہ بہترین قرن ہے سب قرنوں سے
اور واقع نہیں ہوئی میرے نسب میں سفاح جاہلیت کی۔ اور فرمایا حضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پسند کیا اولاد ابراہیمؑ سے اسمٰعیلؑ کو اور پسند کیا اولاد اسمٰعیلؑ سے بنی کنانہ کو اور پسند کیا بنی کنانہ سے قریش کو اور پسند کیا قریش سے بنی ہاشم کو اور پسند کیا مجھ کو بنی ہاشم سے کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نور تھا سامنے اللہ تعالیٰ کے قبل پیدا کرنے آدمؑ کے دو ہزار برس پہلے۔ تسبیح کرتا تھا یہ نور اور تسبیح کرتے تھے فرشتے ساتھ اُس کے۔ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو ڈالا اُس نور کو پشت آدمؑ میں۔ پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ نازل کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو طرف زمین کے پشت آدمؑ میں اور کیا مجھ کو پشت نوحؑ میں پھر کیا مجھ کو پشت ابراہیمؑ میں پھر ہمیشہ انتقال کرتا رہا میں پشتوں پاک سے طرف رحموں پاک کے۔ یہاں تک کہ نکالا مجھ کو میرے ماں باپ سے کہ نہیں جمع ہوئے اوپر سفاح کے ہرگز۔ **شعر**

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

جب حق تعالیٰ کنز مخفی میں تھا چاہا کہ اپنے کمالات اسمائی وصفاتی جلوہ گر کیجئے۔ تعین اول جو اُس ذات میں ہوا حقیقت احمدی ہے۔ درود اُس پہ ازل سے ابد تک ہو جبکہ نور منظور وجود میں آیا۔ عالم وجود نے آواز کی کہ اے سونے والو عدم کے جاگو کہ نور ساقی نے جلوہ دکھایا۔ ایک مدت وہ نور عالم غیب میں سیر کرتا رہا۔ پھر اُس سے دس چیزیں بنائیں۔ ایک عرش دوسرا قلم۔ تیسرا لوح۔ چوتھا ماہتاب۔ پانچواں آفتاب۔ چھٹا بہشت۔

ساتواں دن۔ آٹھویں ملائک۔ نویں کرسی۔ دسویں روحِ پاک محمدی کو خلعت خلقت کے پہنائے اور چار ہزار برس اپنی تسبیح میں عرش پر مشغول رکھا۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اُس نور پُر ظہور سے چار حصّے لے کر چار چیز کو پیدا کیا۔ پہلے عرش۔ دوسرے کرسی۔ تیسرے لوح۔ چوتھے قلم۔ بعد ازاں قلم کو حکم ہوا۔ اُکْتُبْ یَا قَلَمُ۔ لکھ اے قلم۔ قلم نے عرض کیا کیا لکھوں اے رب میرے۔ فرمایا لکھ توحید میری۔ قلم نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لکھا۔ پھر حکم ہوا لکھ سب چیزیں۔ قلم نے کہا کیونکر۔ فرمایا لکھ دستور العمل و روزنامچہ سب اُمتوں کا اس طرح اُمت آدمؑ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَی اللّٰهَ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمت نوحؑ۔ اُمت ابراہیمؑ اُمت موسیٰؑ۔ اُمت عیسیٰؑ۔ اُمت محمدؐ۔ قلم نے ارادہ کیا کہ موافق سابق کے لکھوں۔ حکم ہوا ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم۔ قلم یہ سُن کر شق ہوا اور ہزار برس کانپا کیا شرمندگی سے۔ پھر دستِ قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا لکھ اُمت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔

ایک دن جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ قدرے خاک پاک مقام روضۂ منورہ سے لاؤ۔ جبرئیلؑ نے امتثال امر کیا۔ پھر ارادۂ الٰہی سبحانہ ہوا کہ کوئی خازن اس کا ہو۔ عالم ملکوت میں کوئی قابل اس امانت کے نہ پایا۔ چاہا کہ آدمؑ خلیفہ اپنے کو ترتیب دیجئے اور یہ امانت اُس کو سپرد کیجئے۔ پس پُتلا آدمؑ کا بنا کر ساتھ خلعت اس امانت کے سرفراز کیا۔ پھر ارشاد کیا روح کو کہ رگ و ریشہ میں آدمؑ کے درآوے۔ روح نے اپنی لطافت اور بدن کی کثافت دیکھ کر

انکار کیا۔ جب نور جمال باکمال محمدی پر نگاہ پڑی کہ پیشانی آدمؑ سے جلوہ گر تھا۔ روح لاکھ تمنا سے زیب دہ قالب کی ہوئی۔ **شعر**

جلوہ فرما تمہیں کو دیکھا تھا   قفس تن میں پھنس گئی جو روح

پہلے نظر آدمؑ کی عرش مجید پر پڑی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مرقوم دیکھا پوچھا یارب یہ کون ہے کہ نام اُس کا تیرے نام کے پاس لکھا ہے۔ فرمایا یہ پیغمبر ہے خاص میرے پیغمبروں سے اور سردار تیری اولاد میں ہے۔ **رباعی**

محبوب و محب کی یک جا ہی تصویر   رافت یہ محبت کی بھی کیا ہی تاثیر
محبوب کے نام کو کیا ہے تحریر   نام اپنی کے پاس بے نشان ذات نے واہ

حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے اپنے فرزند کو وصیت کی کہ جب ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کا پس ذکر کر ساتھ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ میں نے دیکھا ہے نام اُن کا جنت کے ہر مکان پر اور فرشتوں کی پیشانی اور حوروں کی آنکھوں پر اور فرشتے ذکر کرتے ہیں اسم شریف محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر وقت۔ جب حضرت آدمؑ نے ارادہ قربت کا ساتھ حوّا کے کیا۔ طلب کیا حوّا نے مہر اپنا۔ آدم نے جناب الٰہی میں عرض کیا۔ حکم ہوا کہ دس مرتبہ درود اوپر حبیب میرے کے پڑھ اور مہر ادا کر۔ **شعر**

کیا اُسے خوف حشر کا تجھ کو امام جو کرے   کیوں نہ چھوٹے وہ رنج سے تجھ کو سلام جو کرے

جب کہ آدمؑ بہشت سے نکالے گئے دُعا کی اپنے عفو جرم کے واسطے بایں مضمون **شعر**

کر رحم مجھ پر اُس شہ کوثر کے واسطے   یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے آدمؑ تو نے محمدؐ کو شفیع کیا واسطے ایک

گناہ اپنے کے۔ اگر برائے گناہان اہل آسمان و زمین کے حبیب میرے کو شفیع لاتا میں عفو کرتا۔ **شعر**

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ   یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عاشورہ کے دن وہ نور کہ مادّہ صورت محمدیہ کا تھا عبداللہ کے صلب سے رحم آمنہ میں منتقل ہوا۔ اُس دن جتنے بُت روئے زمین پر تھے اور تمام تخت شاہوں کے سرنگوں ہوئے اور جتنے شیطان تھے گمراہ کرنے سے باز رہے فرشتوں نے ابلیس کے تخت کو دریا میں ڈبو دیا اور شیطان جبل ابی قبیس پر جا چھپا اور رویا۔ **شعر**

وہ حق کہ جس پہ حق سے سلام و درود ہے   باطل نہ کیونکر جاوے کہ یہاں حق نمود ہے

اُس سال بسبب کرامت حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے تمام مستورات روئے زمین کی بیٹوں سے حاملہ ہوئیں۔ جادو مشرکوں اور کاہنوں کا دور ہوا اور آواز غیب سے آئی کہ نزدیک وقت ظہور نبی آخر الزمان کا ہوا۔ قحط کا وہ سال تھا اور قریش پر کمال کا کال تھا۔ رزّاق مطلق نے برکت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کی سے قحط دور فرمایا۔ قریش نہایت خوش ہوئے نام رکھا اُس سال کا سَنَۃُ الْفَرَجِ وَالْاِبْتِھَاجِ۔ اور آواز غیب سے ہوئی بی بی آمنہ کو کہ بشارت ہو تجھ کو کہ آج پیٹ میں تیرے نبی آخر الزماں ہے صاحب کتاب و معراج۔ **شعر**

مت شبہ لاؤ اس میں ظاہر اثر ہے آج   بُرج حمل میں مہر مبیں جلوہ گر ہے آج

شب جمعہ پنجم جمادی الاخریٰ وقت سحر کے عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ خانہ عبداللہ سے ستارہ سُرخ اوپر چڑھتا ہے ہر چند بالا تر جاتا ہے بزرگ تر

ہوتا ہی۔ جب قریب آسمان کے پہنچا مقدار تمام دُنیا کی ہوا۔ ماہتاب اور ستارہ تمام نور اُس کے سے پوشیدہ ہوئے۔ عبد المطلب نے اُس خواب کو عبد الرحمٰن معبّر سے پوچھا۔ عبد الرحمٰن نے کہا بشارت ہو جیو تمہیں اوپر اس کے کہ خانہ عبد اللہ میں پیغمبر متولد ہو کہ دین اُس کا ناسخ ادیان اور نور اُس کا روشن تر ماہِ تاباں سے ہو اور تمام عالم کو گھیر لے قیامت تک باقی رہی۔ شعر

کیوں نہو دن بدن زیادہ وہ نور   جس کے ناخن کا ماہِ نو ہے ظہور

دیکھا خواب میں والدہ شریفہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نے جب کہ ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاملہ ہوئیں کہ ایک نور شکم سے میرے نکلا کہ روشن ہو گئے ساتھ اُس کے محل بُصریٰ کے کہ شہر شام کا ہے۔ شعر

بشب یہاں جلوہ فرما کونسا شعلہ شرارہ ہے   کہ جس کے نور سے از صبح تا شام آشکارا ہی

حق تعالیٰ نے جب ارادہ پیدا کرنے اپنے حبیب کا کیا امر فرمایا اُس رات خازنِ جناں کو کہ کھول دو دروازے فردوسِ بریں کے اور سر نو سے تیار کرو واسطے تعظیم سیّد المرسلین کے۔ بیت

بہارِ روضۂ رضواں تمہارا جلوہ رو ہے   کہ فخرِ گُل ہی عارض رشکِ سنبل جعدِ گیسو ہے

اور آواز آئی غیب سے اے اہلِ جہاں وہ نور مخزون کہ اُس سے پیغمبر آخر الزّماں وجود میں آوے گا آج کی رات شکم میں بی بی آمنہ کے قرار پکڑے گا نہ باقی رہا اُس شب کوئی گھر مگر وہ روشن ہو گیا تھا۔ اور ہر جانور نے کہا کہ امشب حمل رہا رسول ربّ العالمین کا قسم ہی ربّ کعبہ کی کہ وہ امام اہلِ دُنیا کا ہو گا۔

غزل

خاکِ پا ہوں میں ایسی حضرت کا   تاج ہے جو سرِ رسالت کا
تختِ پیغمبری کی زینت ہے   زیب ہی افسرِ نبوت کا
اُس کے باعث ظہورِ عالم ہے   ہی وہ موجب جہاں کی خلقت کا
ماہ ہے چرخِ اصطفا کا وہ   مہر ہے آسمانِ رفعت کا
حق ہی صانعِ جہان ہی مصنوع   پر سبب وہ ہوا ہے صنعت کا
درِ بخشش جو ہی اُسی سے ہے   بحرِ موّاج ہے وہ رحمت کا
واہ ری صاحبی کہ ہیگا وہ   ہر جگہ خیر خواہ اُمّت کا
اُس کا میدانِ نعت ہو کیا طے   کہ قدم یہاں قلم ہی طاقت کا
رافتا ہو خموش ادب سے بیٹھ   یہ نہیں ہے مقام جرأت کا
ہاں مگر عرضِ مطلب اُس سے کر   کہ وہ دریا ہی اک سخاوت کا
یا امامِ رُسل نبی اللہ   جام دے مجھ کو اپنی اُلفت کا
ہے توئی ساقیِ شرابِ طہور   مست کر بادۂ محبّت کا
ساتھ اپنے بلا حساب و کتاب   کیجو سائرِ ریاضِ جنّت کا
دو جہاں میں عزیز رکھ مجھ کو   دینے والا تو ہی ہی عزّت کا
تیرا فدوی ہوں رکھ نگاہِ کرم   میرے والی تو ئی ہی رافت کا

اور حضرت جبرئیل نے بامر ربّ الجلیل علم سبز محمّدی لا کر فوق بیت اللہ منصوب کیا اور کہا یہ نشان پیغمبر آخر زماں کا ہی کہ روز قیامت میں شفیع سب کا ہو گا۔ بیت

شکرِ خدا ہے اپنے پیغمبر کا وہ مقام   جس کی شفاعت ایسی قیامت میں ہو گی عام
ہیں بخت خوش نہوں گئے کیا عیش ہی مستمر   جن کے نبی ہیں ایسے سردار روزِ محشر

جب حمل بی بی آمنہ کا دو ماہہ ہوا وفات پائی والد ماجد آپ کے نے کہ عبداللہ نام رکھتے تھے جب گزرے چھ مہینے دیکھا والدہ شریفہ آپ کی نے خواب میں فرشتے کو کہ کہتا ہے اے آمنہ بشارت ہو تجھے کہ حاملہ ہوئی تو ساتھ خیر العالمین کے جب وہ پیدا ہوں تو نام اُن کا محمدؐ رکھیو۔ جب نو مہینے حمل شریف کے پورے ہوئے آسیا اور مریم شب تولد میں حوروں کو لے کر حاضر ہوئیں۔ بارہویں تاریخ ربیع الاوّل کی روز دوشنبہ وقت فجر کے سال فیل میں بعہدِ نوشیرواں چھ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اُس مہر سپہر نبوّت ماہِ سمارِ رسالت نے مطالع فلک سعادت سے نور شہود کا دکھایا۔ اور قدوم میمنت لزوم برج حمل سے باہر لاکر نور ظہور اپنے سے زمین وزماں کو مشرف فرمایا۔ **شعر**

ہے غلط کہئے اگر پیدا وہ مہ پارہ ہوا　　ماہ شرمندہ ہوا جب جلوہ گر پیارا ہوا

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اشعار

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُهٗ لَا یُوْلَدُ　　وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّہٗ یَتَوَرَّدُ

وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُطَهَّرًا وَّمُكَحَّلًا　　وَالنُّوْرُ مِنْ وَجَنَاتِهٖ یَتَوَقَّدُ

وُلِدَ الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ذُكِرَ التُّقَا　　كَلَّا وَلَا ذُكِرَ الْحِمٰی وَالْمَعْبَدُ

هٰذَا الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ذُكِرَ الْقُبَا　　كَلَّا وَلَا كَانَ الْمُحَصَّبُ یُقْصَدُ

هٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْهِ غَزَالَةٌ　　وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدُ

هٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَةً　　هٰذَا اخْتِتَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَسَیِّدُ

اِنْ كَانَ یُوْسُفُ قَدْ اَفَاقَ جَمَالَهٗ　　فَوَاللّٰهِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْهُ اَزْیَدُ

لَوْ كَانَ اِبْرَاهِیْمُ اُعْطِیْ رُشْدَہٗ　　بِاللّٰهِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْهُ اَرْشَدُ

اِذْ كَانَ قَدْ اُعْطِیْ الْمَسِیْحُ عِبَادَةً　　فَمُحَمَّدٌ مِنْهُ اَجَلُّ وَاَعْبَدُ

هٰذَا الَّذِیْ خُلِعَتْ عَلَیْهِ مَلَابِسٌ　　وَنَفَائِسٌ فَنَظِیْرُہٗ لَا یُوْجَدُ

جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مُنَصَّةِ حُسْنِهٖ　　هٰذَا مَدِیْحُ الْكَوْنِ هٰذَا اَحْمَدُ

یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّهُوْا فِیْ حُبِّهٖ　　هٰذَا هُوَ الْحُسْنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ

وَیَقُوْلُ یَا عُشَّاقُ هٰذَا الْمُصْطَفٰی　　وَیَقُوْلُ یَا مُشْتَاقُ هٰذَا اَحْمَدُ

لَمْ یَأْتِ فِیْ اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُهٗ　　فِیْمَا مَضٰی هٰذَا حَدِیْثٌ مُسْنَدُ

قَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ السَّمَاءِ بِاَسْرِهِمْ　　وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُهٗ لَا یُوْلَدُ

صَلُّوْا عَلَیْهِ بُكُوْرَةً وَّعَشِیَّةً　　اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَاَزْیَدُ

مرحبا کہ ایسا آفتاب خوش نما مطلع غیب سے طلوع ہوا اور حبذا کہ ایسا ماہتاب جہانتاب افق غیب سے شیوع ہوا۔ ظلمت کفر کی ساتھ نور اسلام کے مبدل ہوئی اور کدورت دل کی ساتھ شعلہ عرفان کے مشتعل ہوئی۔ **بیت**

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا　　کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ سب جا گہ اُجالا تھا

شقاوت ایام کی اور نحوست زمانہ کی ساتھ سعادت اور برکت کے مبدل ہوئی۔ **رباعی**

آپ نے جب یاں قدم رنجہ کیا　　اپنے چہرے سے طلوع ایک مہ کیا

دفع کی ظلمت کدورت یہ کہ واہ　　سب کا سب فتر ہی پچھلا نہ کیا

محدب فلک الافلاک سے نقطۂ خاک تک نام تاریکی کا باقی نہ رہا۔ **بیت**

کیونکر کہوں وہ ماہ ہی ماہ میں یہ نور ہے کب　　اور ہی کچھ یہ شان ہے اور ہی کچھ ظہور ہے

جتنے جن اور شیاطین تھے آسمان کے جانے سے باز رہے اور ستارہ زمین سے

ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا زمین پر گر رہے۔ بالکل زمین حرم کی روشن ہوئی اور آگ اہلِ فارس کی کہ ہزار برس سے جلتی تھی کسریٰ اور اہلِ فارس مشک و عنبر اُس میں ڈال کر پوجتے تھے بُجھ گئی۔ جس دم حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے اُس گلزار ارواح سے اس چار بازار اشباح میں گزر فرمایا پہلے سجدہ کیا اور انگشتِ شہادت اُٹھا کر فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

عبدالمطلب نے اس مژدۂ جان نثار کو سن کر بہت شادی کی۔ ابولہب نے ثویبہ نام اپنی لونڈی کو کہ اُس نے خبر تولد شریف کی پہنچائی تھی آزاد کیا اُسی خوشی کا یہ اثر ہے کہ ابولہب کو ہر دوشنبہ کو تخفیف عذاب میں ہوتی ہے اور شب ولادت حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی سے تین روز تک کعبۂ معظمہ خوشی ولادت بابرکت حضرت کی سے ہِلتا رہا اور حرکت کی محل کسریٰ نے ہیبت جاہ و جلال حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے سے ملک فارس میں باوجودیکہ سنگ اور سرب سے بنا تھا تا حدے کہ گر پڑا آواز اُس کی ستّر فرسخ سے سُنی گئی **بیت**

ہوئے مکّہ میں پیدا اور کیا شق قلعۂ کسریٰ سمجھ رأفت ظہور ہیبت حق اس کو کہتے ہیں

بی بی آمنہ نے جو دیکھا جگر پارہ اپنے کو قبا، نور در بر اور افسرِ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا بر سرِ زباں ساختہ حمد حق تعالیٰ کے کھولی اُسی دم اوپر سر مبارک کے ابر سایہ گستر ہوا اور حضرت کو اُٹھا کر لے گیا۔ اور آواز سُنی گئی کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو گردِ عالم پھراؤ تا سب لوگ پہچان لیں اور اوصاف تمام پیغمبروں کے مع فضائل مخصوص ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کو عنایت ہوئے۔ **بیت**

گروہ سے تو دکھائی دیکھے وہ خود تجلی نظر پڑی ہے بہ رُوئے یوسف نجوہ صالح بلب مسیحا نظر پڑی ہے

بیت موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات می نگری در تبسمی **بیت**

خوبی و وصف و شمائل حرکات و سکنات انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بیت

اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آزری ہر چند وصفت مے کنم در حسن زاں بالاتری

آفاق ہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

بیت

محمد عربی کابروئے ہر دو سرا است کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سرِ او ست

اشعار

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ	حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ	وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ	لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
دَعَا اِلَی اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ	مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ
فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ	وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ
وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ	غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ
وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ	مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ	فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ
دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِيِّهِمْ	وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ
فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ	وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ
فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ	وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ بیت

بصورتِ تونگاری نیافرید خدائے   ترا کشید و دست از قلم کشید خدائے

بیت

توبدیں جمالِ خوبی چو بطور جلوہ آری   ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

اور بعض روایات میں آیا ہے کہ بعد تولد کے آپنے عطسہ فرمایا پھر الحمد للہ کہا فرشتوں نے جواب یرحمک اللہ دیا۔ اور پیدا ہوئے مصفا ختنہ کردہ ناف بریدہ

یاربِّ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً   علیٰ حبیبکَ خیرِ الخلقِ کلِّھِم

چند روز آپ کو دودھ پلایا والدہ شریفہ نے پھر ثوبیہ نے بعد اس کے حلیمہ سعدیہ آپ کو اپنے قبیلہ بنی سعد میں واسطے رضاعت کے لے گئی آپکے قدوم برکت لزوم سے سب اُس گروہ میں برکات بے اندازہ حاصل ہوئیں

رباعی

تو جہاں جاوے وہاں کیونکر نحوست آوے   ماہ کے سامنے کیا دخل کہ ظلمت آوے
ابرِ رحمت کا اگر قطرہ فشاں ہو تو زمیں   کیوں نہ سرسبز ہو ہر نخل کو فرحت آوے

جو اُس گروہ میں بیمار ہوتا حلیمہ دستِ مبارک لگا دیتی شفا پاتا۔ بیت

مسیح کی جو زبان میں وہ تمہارے ہاتھ میں ہے   بڑائی اُس سے نہیں جان لاکھ بات میں ہے

رعایت عدالت کی لڑکپن سے ایسی تھی کہ کبھی پستان چپ کہ حصہ برادر رضاعی کا تھا دودھ نہ پیا اور کبھی جامہ میں بول و غائط نہ کیا بلکہ دن رات میں بوقت معیّن بول کرتے تھے اور ہمیشہ شرمگاہ چھپائے رکھتے تھے اگر احیاناً ظاہر ہوتی غیب سے چھپ جاتی اور ستر آپ کا کسی نے نہیں دیکھا اور نہ آپنے کسی کا۔ یہاں تک

کہ وقت ولادت کے ایک ہاتھ اوپر نرگس شہلا کے رکھا۔ دوسرا ستر پر۔ ملائک آپ کو جھولا جھلاتے تھے۔ ماہتاب آپ سے باتیں کرتا تھا۔ بڑھتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم ہر روز برابر ایک مہینے کے جب دو ماہ کے ہوئے بیٹھنے لگے اور تین مہینے میں کھڑے ہونے لگے۔ جب چار مہینے کے ہوئے چلنے لگے جب طاقت تکلم کی ہوئی۔ فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اور نو مہینے کے کلام بفصاحت تمام فرماتے تھے اور حلیمہ کے پاس تھے کہ شق صدر واقع ہوا۔ جبرئیل۔ میکائیل۔ اسرافیل طشت زریں بھرا ہوا برف سے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو اُٹھا کر پہاڑ پر لٹایا اور سینہ کو شق کر دل نکال نقطۂ سیاہ اُس میں سے دور کر برف سے دھو کر مکان اصلی میں رکھ دیا اور کہا نصیب شیطان کا تم سے دور کیا پھر ہاتھ زخم پر پھیرا اچھا کرکے چلے گئے۔ ضمیرہ نے یہ حال دیکھ ماں سے کہا حلیمہ اپنے شوہر کو لے کر دوڑی دیکھا کہ حضرت خوش و خرّم بیٹھے ہیں۔ آثار درد اور زخم کے ظاہر نہیں۔ حیران ہو کر ماجرا پوچھا۔ آپنے تبسم کرکے احوال بیان کیا اور ارشاد فرمایا کہ آثار سردی کے تمام وجود میں موجود ہیں۔ حلیمہ نے یہ حال دیکھ کر مناسب یہ سمجھا کہ آپ کو لے جا کر آپکے دادا کو سپرد کیجیے۔ پس بارادۂ مذکورہ بطرف مکہ روانہ ہوئی جب قریب مکہ کے پہنچی تبدیل لباس میں مشغول ہوئی بعد فراغ ہونے کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کو سواری میں نہ پایا غمگین ہو کر آہیں بھریں اور تلاش کرنے لگیں۔ جب کہیں نشان نہ پایا ناچار ہو کر رونا شروع کیا۔ رباعی۔

اوجھل آنکھوں سے جو مہ پارا میرا پیارا ہوا
دل ہوا ٹکڑے جگر ماتم سے صد پارا ہوا
شعلۂ رُخ کون دکھلا کر گیا یا رب کہیں
سوزشِ ہجراں سے جو دل جل کے انگارا ہوا

جس دم یہ خبر عبد المطلب کو پہنچی چند سوار ہمراہ لے کر تلاش کرنے کو آئے۔ اِس اثناء میں فرشتے آپ کو لا کر ایک درخت کے نیچے بٹھلا گئے اتفاقاً عبد المطلب وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ ایک طفلِ مہ پارہ مسرّت نظارہ بیٹھا ہے۔ غزل

نکھرے ہی ہیں کچھ تیری نہیں صنعتِ صانع
ٹپکے ہے سراپا سے ترے قدرتِ صانع
حیران ہیں تجھے دیکھ کہیں مانی و بہزاد
کیا زور نمودار ہے یہ قوّتِ صانع
نقشے تو بہت سے کئے یوں اُس نے ہیں ایجاد
پر تجھ سے نکلتی ہے عجب صنعتِ صانع
اللہ رے سراپا کہ ترا نقشۂ عالی
ہر عضو سے ٹپکے ہے ترے عظمتِ صانع
رافت قد و قامت میں بشر کے یقیں جان
وہ واسطے مصنوع کے ہے رحمتِ صانع

حیران ہو کر عبد المطلب نے پوچھا کون ہو تم۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں افصحِ عرب و عجم ہوں میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں جب یہ بشارت عبد المطلب نے سُنی سواری سے اُترے اور جبینِ مبین کے بوسے لئے اور گود میں آپ کو لے کے گھوڑے پر سوار ہو کے چند ساعت میں مکہ معظمہ میں آ گھر میں رونق افروز ہوئے۔ پھر بی بی حلیمہ آئیں اُنہیں تحفہ و تحائف سے بہرہ ور کیا۔ اور بی بی آمنہ تربیت میں آپ کی مشغول ہوئیں۔ جب عمر مبارک سات برس کو پہنچی بی بی آمنہ کا انتقال ہوا۔ پھر عبد المطلب نے تربیت سے آپ کی شرف حاصل کیا اور اُمّ ایمن کہ کنیز موروثی حضرت کی تھیں وہ بھی تربیت میں حضرت کی شامل ہوئیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اُس کو آزاد کر کے زید بن حارثہ کے ساتھ نکاح کر دیا اور اُسامہ اُس سے پیدا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب والدہ آپ کی فوت ہوئیں ملائک نے جناب باری میں عرض کیا کہ نبی تمہارے یتیم رہے۔ ہم کو حکم ہو پرورش کا۔ ارشاد ہوا میں خود متکفل اُن کا ہوں۔ جب عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی۔ عبد المطلب نے انتقال کیا۔ ابو طالب نے بموجب وصیّت باپ کے پرورش کی۔ اور برکت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ ہمراہ آپ کے اندک طعام سے سیر ہو جاتے تھے۔ اور اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم شریکِ دسترخوان نہ ہوتے تو بہت طعام سے بھی سیر نہ ہوتے۔ شعر

لکھوں کیا رتبہ سرور کہ خوانِ نعمتِ حق پر
وہی ہیں بالاصالت اور جو ہے سو طفیلی ہے

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سنِ مبارک بارہ سال کا تھا کہ ابو طالب نے عزم شام کا کیا۔ حضرت کو ہمراہ لیا۔ اثناءِ راہ میں ایک دیرا یہودی کا تھا وہاں کے راہب نے ابو طالب سے پوچھا کہ یہ لڑکا کون ہے تیرا۔ ابو طالب نے کہا میرا بیٹا ہے۔ راہب نے کہا جھوٹ ہے یہ یتیم معلوم ہوتا ہے۔ ابو طالب نے اقرار کیا۔ راہب نے وصیّت کی کہ یہود سے ان کو نگاہ رکھنا۔ وہاں سے آگے چلے اور ایک دیرا ملا۔ وہاں کے راہب نے بسبب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام قافلہ کی دعوت کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ بیت

صورت سے ہویدا تھے آثار نبوّت کے
اور شکل سے پیدا تھے اطوار فتوت کے

بحیرا نے پشت مبارک کھول کر چومی موجب ضیافت کا یہ تھا بعد اس کے ابو طالب سے کہا ان کو شام کی طرف نہ لے جاؤ۔ یہود ان کے دشمن ہیں۔ یہ بتوں کے سر شکن

ہیں۔ محبوب رب العالمین ہیں۔ سید المرسلین ہیں۔ لوگوں نے کہا کس طرح معلوم کیا۔ کہا جس وقت تم اُترے سارے درخت اور پتھر ان کو سجدہ کرتے تھے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہتے تھے۔ **بیت**

غضب ہے خوشبو کو اُس کی کوئی جو سونگھے دل ہے وہ پھر بھلا دے
گُلِ نبوّت وہ جس کا رآفت ہر ایک پتا پتا بتا دے

اور ابر سرِ مبارک پر سایہ کرتا تھا اور آپ تنہا رہ گئے تھے دیکھا میں نے کہ درخت نے ڈالیاں جھکا ان پر سایہ ڈالا۔ علاوہ اس کے مُہر نبوّت دلیلی قطعی ہے اوپر رسالت کے۔ **ابیات**

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں — معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں
پر اتنا جانتے ہیں نبی کی وہ ذات ہے — یعنی جھکیں نبات اگر وہ گزر کریں

بس ابو طالب ارادہ شام کا موقوف کر کے اسباب تجارت کا وہیں بیچ کر مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ **شعر**

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری جو آسمان سے اُتری تھی اس پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا تھا۔

ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے فضائل آپ کے پوچھے کعب نے کہا کتب الٰہیہ میں میں نے پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ایک سنگ پایا تھا اُس میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِیْ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِیْ لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاتَّبَعَهٗ تحریر تھا۔ **شعر**

دل کے نگیں پر گر نہ کھدا ہو نام ترا تو پتھر ہے — پتھر بھی نشاں ہے ترا پتھر سے وہ بدتر ہے

طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر نام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہے اور صدر لوحِ محفوظ پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دِیْنُهُ الْاِسْلَامُ وَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَمَنْ اٰمَنَ بِهٖ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ لکھا ہے۔ **شعر**

پتا پتا بوٹا بوٹا تیری گواہی دیتا ہے — نخلِ وجودِ عالم و آدم تیرے سبب سے بر پا ہے

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نہ ہوتے اے محمدؐ تو تخم ظہور کا بیج مزرعۂ امکان کے نہ بوتا ادنیٰ مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا یہ تھا کہ کوئی جانور پرند اوپر سرِ مبارک کے نہیں اُڑ سکتا تھا اور سایہ آپ کا نہ تھا وجود آپ کا نوری تھا۔ **شعر**

بسان سایہ پری مے فتنہ بپا مظہر — بلند دامن رعنائی جامہ تنگ ترا

اور مگس بدن اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی۔ **قطعہ**

حق تعالیٰ کو جب بار مگس — جسمِ پاک اُن کے پہ منظور نہیں
غمِ اُمت بقیامت اُن سے — گر کرے دور تو کچھ دور نہیں

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جب عمر شریف پچیس برس کو پہنچی مال حضرت خدیجہ کا بمضاربت لے کر شام کو تشریف فرما ہوئے۔ جب بُصریٰ میں داخل ہوئے اسباب تجارت بیچا اُس میں نفع بہت حاصل ہوا۔ نسطورا راہب نے آپ کو پہچانا اور کہا یہ نبی آخر زماں ہے۔ **شعر**

جس کی نگہ رُخ پہ ترے پڑ گئی — برقِ تجلی پہ نظر گڑ گئی
کہنے لگا وہ کہ بلا شک و ریب — اَنْتَ نَبِیٌّ کاشفِ اسرارِ غیب

مَیسرہ غلام حضرت خدیجہ کا اس سفر میں ہمراہ حضرت کے تھا۔ راہ میں خوارق آپ کے

اُس نے دیکھے آکر حضرت خدیجہ کو خبر کی۔ اس واسطے حضرت خدیجہ نے
پیغام نکاح کا حضرت کو بھیجا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو بُلایا
اور نکاح کیا۔ سب اولاد امجاد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ رض
سے پیدا ہوئی۔ قاسم۔ طاہر۔ زینب۔ فاطمہ۔ رقیہ۔ ام کلثوم۔ مگر ابراہیم ماریہ
قبطیہ سے۔ جب عمر شریف تیس برس کو پہنچی قریش نے کعبہ معظمہ سر نو سے
بنایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شریک ہوئے اور حجر اسود کو اُس کے
مقام میں رکھا۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ہر گاہ آفتاب جہانتاب نبوت کا قریب طلوع کے ہوا۔ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم خوابیں سچی دیکھنے لگے۔ جو رات کو دیکھتے صبح کو معائنہ کرتے۔ جلوت سے
روگردانی کر کے ساتھ خلوت کے مشغول ہوئے۔ ہر درخت اور پتھر ساتھ صدائے
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کے آواز کرنے لگا۔ جب چالیس برس کی عمر
شریف ہوئی خواب میں وحی ہوئی پھر رمضان المبارک میں جبرئیل ساتھ سورہ
اِقْرَأْ تا مَا لَمْ یَعْلَمْ جناب الٰہی سبحانہ سے وحی لائے۔ پھر تین برس تک
وحی نہ آئی۔ اس واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کمال رنج تھا۔ یہاں تک
کہ دل میں آتا تھا کہ اپنے تئیں ہلاک کریں ساتھ اس خطرہ کے جبرئیل ظاہر
ہو کر کہہ دیتے کہ تم رسول اللہ کے حق ہو۔ بعد تین برس کے سورہ مدثر نازل ہوئی
پھر پے در پے وحی ہونے لگی۔ عورتوں میں پہلے بی بی خدیجہ رضہ ایمان لائیں
مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ لڑکوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ

غلاموں میں بلال۔ جب اُنتالیس آدمی ایمان لائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے دعا فرمائی کہ الٰہی عزت بخش اسلام کی ساتھ ایمان لانے عمر بن الخطاب
یا ابو جہل بن ہشام کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مستجاب ہوئی حضرت
عمر مشرف با سلام ہوئے۔ اسلام نے قوت پائی اُس دن سے آشکارا کعبہ میں
نماز ہونے لگی اور علانیہ دعوت اسلام کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے
لگے۔ اس سبب سے کفار سے طرح طرح کی ایذا پانے لگے۔ چنانچہ ایک دن مسجد
میں عقبہ نے گلوئے نازنین سید المرسلین کا خفا کیا۔ حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ نے آکر چھڑایا۔ باوجودیکہ معجزات ظاہر دیکھتے تھے لیکن راہ ضلالت
کی نچھوڑی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
روزِ اُحد سے کوئی دن سخت نہوا ہو گا کہ اس میں آپ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے
فرمایا اے صدیقہ ایک روز کفار کی ایک جماعت تھی کہ ہر چند میں نے اُن کو
دعوت طرف اسلام کے کی اُنہوں نے نہ مانا اور مجھے جھوٹا جان کر یہاں تک
ظلم کیا کہ پاشنے میرے خون سے آلودہ ہوئے۔ **بیت**

پائے نازک وہ کہ جن پر برگ گل بھی بار ہے   ہائے صد افسوس خار ظلم سے افگار ہے

پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب الٰہی میں حال رنج اپنے کا عرض کیا حق تعالیٰ کی
طرف سے فرشتے نے کہ موکل پہاڑوں کا ہے آکر عرض کیا کہ اگر حکم ہو کوہ
اور زمین توڑ ڈالوں تا نشان کافر کا باقی نہ رہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں واسطے
رحمت خلق کے آیا ہوں نہ واسطے ہلاک کرنے کے۔ **رباعی**

واہ تمکین استقامت واہ واہ   سچ ہے ہو عالم کی رحمت اور پناہ

کھینچی زحمت جن سے رحمت اُن پہ کی　　دی پناہ اُن کو جو کرتے تھے تباہ

بیت

رحمت و رنج و مصیبت پہ وہ دریائے کرم　　صبر فرماتے تھے مقدورِ بشر سے باہر
یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

جب عمر شریف پچاس برس کو پہنچی قوم جن مشرف باسلام ہوئے اور ابو طالب نے انتقال کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا داخلِ بہشت ہوئیں اور نکاح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ شش سالہ تھیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منعقد ہوا۔ اور حضرت سودہ بھی داخلِ ازواج مطہرات میں ہوئیں ساتھ مہر چار سو درہم کے۔ جب باون برس کا سن مبارک ہوا ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم استراحت فرماتے تھے کہ جبرئیل بفرمان رب الجلیل کے جنت سے ایک براق کہ عاشق زار سید ابرار صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا لے کر آستانہ علیا پر حاضر ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آواز سُن کر بیدار ہوئے۔ جبرئیل نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور نزدیک اپنے بُلایا ہے تا بزرگی دیوے آپ کو ایسی کہ کسی پیغمبر کو نہیں دی۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم غسل کر کے آب زمزم سے براق پر سوار ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ وقت سواری کے متامل ہوئے حکم الٰہی سبحانہ جبرئیل کو پہنچا کہ سبب تامل کا حبیب میرے سے پوچھ۔ جبرئیل نے عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے براق بھیجا اور فرشتوں کو منتظر کیا مجھے عزت دی۔ پر اندیشہ یہ ہے کہ روز قیامت اُمت میری قبروں سے بے سامان نکلے گی

پُل صراط پر کس طرح اُن کا گزر ہوگا۔ فرمان ہوا غم اس کا دل پر نہ لاؤ جس طرح تم کو براق بھیج کر بُلایا ہے ایسے ہی ہر ایک کے واسطے براق بھیج کر سوار کر کے جنت میں داخل کرینگے آپ نے سنکر قصد سواری کا کیا براق نے تیزی تندی شروع کی اور قسم کھائی کہ سوا نہ ہوگا مجھ پر مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صاحب قرآن حضرت نے فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں۔ جبرئیل نے کہا اے براق قسم ہے حق سبحانہ کی کہ کوئی پیغمبر نزدیک حضرت حق سبحانہ کے بزرگ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے سوار نہیں ہوا اوپر تیرے یہ خلاصہ اٹھارہ ہزار عالم کے ہیں۔ مَھْبَطِ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی عالی مقام دَنٰی فَتَدَلّٰی والی حرم فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ہیں۔ براق یہ کلام سنتے ہی کانپنے لگا اور جبرئیل سے کہا میرے ساتھ درشتی نہ کر کہ میں حاجتمند ہوں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا حاجت تیری ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کو ہزاروں براق آپ کی سواری کی تمنا میں کھڑے ہوں گے مبادا آپ میری طرف التفات نفرماویں اور اُن پر سوار ہو کر مجھے داغِ رشک کھلاویں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ کیا کہ میں تجھی پر سوار ہوں گا۔ بعد اس کے پائے مبارک رکاب میں ڈالا۔

مثنوی

چلا جس دم براق برق رفتار　　مشرف ہو کے حضرت سے بیک بار
تو سرعت اُس کی کیا کہیے کہ کیا تھی　　نظر تھی برق تھی یا ایک ہوا تھی
بیک لحظہ بیک لمحہ بیک دم　　وہ پہنچا مسجدِ اقصیٰ میں خرم

آپ نے وہاں دیکھا فرشتوں کی جماعت کو کہ واسطے استقبال آپ کے آسمان سے

سے اُترے تھے اور انبیا صف بصف بانتظار امام الانبیا کھڑے تھے۔ حضرت جبرئیل نے آپ کو امام کیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھوائی بعد فراغ ہونے کے نماز سے ہر ایک نبی نے تعریفیں حضرت حق سبحانہ کی بیان کیں۔ ہمارے حضرت نے فرمایا کہ سب تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ جل جلالہ کے کہ بھیجا مجھ کو رحمت واسطے سارے جہان کے اور دعوت میری عام کی اور مجھ پر قرآن مجید نازل کیا کہ سب چیزوں کا اُس میں بیان ہے اور میری اُمت بہتر سب اُمتوں سے کی بہشت میں سب سے پہلے جاوے گی اور پیچھے سب سے وجود میں ہے اور شرح صدر سے مشرف کیا مجھ کو اور اُٹھا لیا بوجھ میرا اور بلند کیا ذکر میرا اور کیا مجھ کو سب سے پہلے اور ختم کی ساتھ میرے نبوّت۔ کہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔ ساتھ اُن اوصاف کے بزرگی دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر سب انبیا کے پھر آپ نے وہاں سے عروج فرمایا پہلے آسمان پر پُہنچے۔ جبرئیل نے دروازہ کھُلوایا اسمٰعیل فرشتہ دربان اُس کا پوچھنے لگا کہ کون ہے۔ جبرئیل نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ پوچھا آپ کو بلایا ہے جبرئیل نے اقرار کیا اُس نے دروازہ کھول دیا حضرت آدمؑ سے ملاقات کی۔ وہاں سے دوسرے آسمان پر تشریف فرما ہوئے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ سے۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے۔ چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے۔ پانچویں پر حضرت اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور ہارونؑ سے۔ چھٹے پر حضرت موسیٰؑ سے۔ ملاقات کر کے جب اوپر متوجہ ہوئے تو حضرت موسیٰؑ رونے لگے۔ حق سبحانہ نے پوچھا کہ سبب گریہ کا کیا ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ میرے

بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برسالت سرفراز کیا اور ان کی اُمت بہت میری اُمت سے جنت میں جاوے گی اور آپ اوپر چلے اور مجھے گمان تھا کہ میرے سے اوپر کوئی نجاوے گا۔ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم تھے اُن کو دیکھا کہ تکیہ کئے بیت المعمور سے بیٹھے ہیں۔ وہ مقابل کعبہ کے ہے یاقوت سُرخ کا۔ ستر ہزار فرشتے ہر روز اُس کا طواف کرتے ہیں۔ پھر کبھی نوبت اُن کی تا قیامت نہیں آنے کی۔ جبرئیل نے عرض کیا کہ یہ باپ آپ کے ہیں ان کو سلام کیجئے میں نے تحیہ سلام کا ادا کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا اور فرمایا مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ اور حضرت آدمؑ نے بھی اسی طرح فرمایا۔ اور انبیا نے مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ کہا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اپنی اُمت کو وصیت کرو کہ زمین بہشت کی قابل زراعت کے ہے درخت بہشت اس میں لگا دیں۔ حضرت نے پوچھا کس طرح لگا دیں۔ کہا ساتھ کہنے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کے اور ساتھ پڑھنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے۔ بعد اُس کے بہت حجاب طے کر کے سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچایا۔ وہ درخت بیر کا ہے کہ سیر کرے سوار بیچ سایہ اُس کے کے ستّر برس اور پتہ اُس کا سایہ کرنے والا ہے خلق کا۔ اور بعض روایات میں آیا ہے کہ پتّا اُس کا جیسے ہاتھی کا کان اور بیر اُس کا مانند مٹکے ہجر کی۔ احاطہ کیا ہے اُس کو نور اور فرشتوں نے مثل ٹڈی زرّیں کے۔ وہیں تک رسائی ہے ہر چیز کی کہ جاتی ہے زمین سے اور وہاں حکم الٰہی سبحانہ پہنچتا ہے اوپر سے پس مشہور ہوتا ہے جہان میں اور اُس سے چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ پانی اور دودھ اور شراب

اور شہد کی اوپر اُس کے کوئی نہیں جا سکتا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے جبرئیل نے کرسی لاکر بچھائی آپ اُس پر جلوس فرما کے متوجہ فوق کے ہوئے۔ جبرئیل نے کہا کہ اب اوپر جانے کی یہاں سے قدرت نہیں رکھتا ہوں۔

شعر

اگر یک سرِ موے برتر پرم
فروغِ تجلّی بسوزد پرم

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حاجت اپنی بیان کرو۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ دعا فرمائیے کہ پل صراط پر پر اپنے فرش کروں تا اُمّت آپ کی بسہولت گزرے۔ حضرت نبی اعلیٰ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر اوپر تشریف فرما ہوئے اور مقام مُستویٰ میں پُہنچے۔ وہاں ملائک جو اوامر و نواہی لکھتے تھے اُن کے قلموں کی آواز آتی تھی۔ وہاں سے ترقی کر کے عالمِ نور کو پُہنچے۔ براق رہ گیا رفرف سواری میں تھا۔ معارج النبوّت میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب عرش پر پُہنچا بہت حجاب راہ میں آئے۔ رفرف نے مجھ کو سب حجابوں سے گزارا تا کہ درمیان میرے اور عرش کے ایک پردہ باقی رہا۔ رفرف کو دیکھا کہ غائب ہو گیا۔ ایک صورت اسپ کی نمودار ہوئی اُس نے مجھے سوار کر کے اس پردہ سے گزارا۔ پھر وہ بھی غائب ہو گئی میں سراسیمہ کھڑا رہ گیا۔ اُس وقت ابو بکرؓ کی سی آواز آئی کہ قِفْ یا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ۔ کھڑے رہو اے محمدؐ یعنی تسکین دل حاصل کرو کہ پروردگار تمہارا رحمتِ خاص نازل کرتا ہے۔ اس آواز کے سُننے سے آرام تمام حاصل ہوا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بعد اس کے خطاب آیا نزدیک ہو مجھ سے تا مرتبہ دَنُوّ کو پہنچے۔ پھر مرتبہ تَدَلّٰی کو پہنچ

ترقّی کر کے خلوت خانہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کو پُہنچے اور محرم اسرار فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ہوئے۔

ابیات

محمدؐ سیّدِ کونین صاحب تاجِ لولاکا
کہ جس کے قد پہ کیا چست ہے یا خلعت اسرا کا

مقامِ عالی اُس کا آوے کیونکر فہم میں جس کے
بیاں ہے مرتبوں میں قابِ قوسین ایک ادنیٰ کا

نہ دستِ وہم پُہنچے پایۂ ادراک کو اُس کے
ظہورِ دو جہاں سایہ ہی جس شہ کے سراپا کا

شعر

زمیں زادہ بر آسماں تاختہ
زمین و زماں را پس انداختہ

شعر

خاکی و بر اوجِ عرش منزل
اُمّی و کتاب خانہ در دل

دَنٰی نزدیک ہونا حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کا ہے ربّ العزّت سے بے کیف اور معنی فَتَدَلّٰی کے دور ہونا حجاب کا ہے کہ حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم اُس حجاب سے گزر گئے نزدیکی ربّ العزّت کی حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مقدار دو کمان کے ہوئی یا اُس سے بھی نزدیک تر ہوئی۔

مثنوی

دیکھا وہ جو عقل میں نہ آوے
نہ وہم نہ درک میں سماوے

اللہ سے سُنا کلام قدسی
پُہنچا یا یہاں پیام قدسی

بے پردہ و بے حجاب دیکھا
اللہ کو بے نقاب دیکھا

نظارہ کیا اِسی نظر سے
دیکھا دیدار چشمِ سر سے

جو راز و نیاز وہاں ہوئے تھے
جو ناز و نیاز وہاں ہوئے تھے

ہے اُس کا بیان بیاں سے باہر
ہے اُس کا نشان نشاں سے باہر

حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام جو منظور تھی فرما کر دستِ مبارک آپ کے سینہ بے کینہ پر رکھ کر علوم اَوائل و اَواخر کھول دئے۔ بعضے علوم اسرار تھے اُن کے اخفا کا حکم ہوا۔ پھر ارشاد ہوا کہ جبرئیل نے جو تم سے درخواست کی تھی ہم نے قبول کی اور پچاس وقت کی نماز کا حکم ہوا تھا بعد مراجعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میری اُمّت پر دو وقت کی نماز دو رکعت صبح و شام فرض ہوئی تھی تس پر وہ قصور کرتے تھے۔ حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے مکرر سہ کرر عرض کر کے پانچ وقت کی نماز کا حکم لیا اور ارشاد فرمایا کہ جو مانگتے ہو مانگو۔ عرض کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تم نے خلیل کیا اور ملک عظیم دیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام کیا۔ اور داؤد علیہ السلام کے واسطے مسخر کر دیا لوہا اور پہاڑ اور سلیمان کے تابع کئے جن و انس اور شیاطین اور دیا ملک کہ لائق نہیں کسی کو بعد اُن کے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو تعلیم کر دیا توریت اور انجیل اور اچھا کرنا اندھے اور مبروص کا اور پناہ دی ان کو اور ماں اُن کی کو شیطان سے۔ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے تمہیں حبیب کیا اور لکھ دیا توریت میں محمد حبیب الرحمٰن اور بھیجا تم کو سب کی طرف۔ اور اُمّت تمہاری سب اُمّتوں سے بہتر کی اور تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا اور مبداء کیا تم کو اور بعثت سب سے بعد کی۔ اور دیا تم کو سبع مثانی کہ کسی اور نبی کو نہیں دیا۔ اور ایسے ہی خواتیم سورہ بقر کی خزانہ عرش سے اور بخش دیا غیر مشرک اُمّت تمہاری سے اور جو قصد کرے گا نیکی کا اور وجود میں نہ لایا ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور بعد کرنے کے دس نیکیاں۔ اور جو بُرائی کا قصد کرے اور نہ کرے۔ کچھ نہیں لکھتا ہوں۔ اگر کرے تو ایک بُرائی بعد

اُس کے حکم ہوا کہ بہشت کی سیر کرو۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امتثال امر کیا۔ پوچھا کہ اپنی اُمّت کے مقام دیکھ کر راضی ہوئے۔ عرض کیا کہ بندہ کو طاقت ناخوشی کی اپنے مولا سے نہیں ہے۔ حق سبحانہ نے فرمایا یہ نعمتیں تمہارے دوستوں کے واسطے ہیں آپ کے دشمنوں پر حرام ہیں۔ بعد اس کے طبقات دوزخ کے ملاحظہ فرمائے۔ پہلا طبقہ بہ نسبت اور طبقوں کے خفیف تھا اُس میں ایسا جوش و خروش تھا کہ پناہ بخدا اگر اُس کی آواز دُنیا میں آوے کوئی جیتا نہ بچے۔ مالک سے آپ نے پوچھا کہ یہ کس کی اُمّت کا ہے۔ مالک خاموش ہوا۔ آپ نے فرمایا صاف بیان کر تا کہ تدارک اس کا کروں۔ مالک نے عرض کیا کہ آپ کی اُمّت کا ہے۔ آپ اُمّت کو نصیحت فرماویں کہ گناہ نہ کریں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب الٰہی میں عرض کیا کہ الٰہی جبکہ اُس کے دیکھنے سے مجھے ملال ہوا۔ ضعیفوں کو کب طاقت اُس کے عذاب کی ہوگی۔ ارشاد ہوا اے حبیب میرے بنظر حزن اور ملال تمہارے کے دُعا تمہاری قبول کی۔ قیامت کو شفاعت تمہاری سے اتنے گناہگار بخشوں گا کہ کہو گے بس حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کے عرض کیا کہ اگر ایک بھی میری اُمّت سے دوزخ میں رہے گا بہشت نجاؤں گا۔ شعر

کیا جو ساتھ اُمّت کا عنایت اس کو کہتے ہیں ۔۔۔ پیمبر ہوں تو ایسی ہوں شفاعت ہو تو ایسی ہو

جب آپ مرخص ہوئے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہاں کے انعامات ہمارے اپنی اُمّت سے بیان کرنا تا عبادت میں چُست رہیں۔ عرض کیا کہ میرے قول کی تصدیق کون کرے گا۔ حکم ہوا کہ ابوبکر۔ آپ نے صبح کو سارے مشاہدات شب کے بیان

فرمائے۔ اوّل جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اس واسطے صدیق خطاب پایا۔ پھر سب مسلمانوں نے اقرار کیا سزا وار عنایت سرمدی ہوئے کفار نے انکار کیا بدبخت ابدی ہوئے۔

علماء نے لکھا ہے کہ معراج روحی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بار ہوئی اور ان آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دو بار دیکھا۔ ایک بار شب معراج میں دوسری بار خطبہ میں کہ روز کسوف کے مشاہدہ ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کی میں نے آسمان سے طرف بستر کی اور خدیجہؓ نے کروٹ نہیں بدلی تھی۔ **شعر**

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدرجۂ اعتدال تھی۔ **قطعہ**

ہر لطافت کہ نہاں بود پسِ پردۂ غیب — ہمہ در صورتِ خوب تو عیاں ساختہ اند

ہر چہ بر صفحۂ اندیشہ کشد کلکِ خیال — شکل مطبوع تو زیبا تر ازاں ساختہ اند

قد مبارک میانہ تھا۔ **رباعی**

گو بقد تھے میانہ آپ ولے — سب سے معلوم ہوتے تھے بالا

دیکھتا جو بلند قد کہتا — واہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

سر مبارک بزرگ و کلاں۔ بال سیاہ نہ سیدھے نہ پیچدار۔ گیسوئے عنبر بوئے تا نرمۂ گوش یا سر دوش۔ **شعر**

نکہت کاکل وہ دے لاکھ جنت سے جنا — یعنی تری ہی مثل مشک ختن سی خطا

بیت

دارد بعشق ہندوئے زلف سیاہ او — کاکل بسر چو خامۂ مو استخوانِ ما

معراج میں رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جناب باری سے عرض کیا کہ جبرئیل کو چھ سَو پر عنایت ہوئے مجھے اُس کے عوض میں کیا مرحمت کیا۔ فرمایا کہ ایک تار بال تمہارا بہتر ہے نزدیک میرے اُس کے سب پروں سے۔ خالدؓ نے چند موئے مبارک واسطے برکت کے کلاہ میں سی لئے تھے لہذا ہر جنگ میں فتحیاب ہوتے تھے چہرۂ مبارک نورانی ایسا تھا کہ بدر مقابلہ میں جس کے بے رونق تھا۔ **ابیات**

صفا و خوبیِ عارض کو تیرے دیکھ کر مردم
نہ کانوں سے سُنا ایسا نہ آنکھوں سے کبھی دیکھا
یہ کیا ہی کیا کہیں اس کو شباہت کس سے دیں اسکو
چمک یہ کب کسی میں ہے کہ جس کا نور جس میں ہے
گماں میں وہم میں ادراک میں آتا ہی جو جو کچھ
مناسب ہے کہ چپ رہیے اگر کہئے تو یہ کہئے

بحیرت کہتی ہیں آدم یہ رُخ کیا ہی اچنبا ہے
پری ہی حور ہی غلمان ہی انسان ہی فرشتہ ہی
غرض حیرت زدہ ہی عقل کا یہاں ہوش اُڑتا ہی
نہ مہ نہ مشتری ہی نہ عطارد ہی نہ زہرا ہے
مثال اُس سے تو دینا کیا کہیں کیا سخت بیجا ہے
بشر کی شکل میں نور الٰہی جلوہ آرا ہے

بیت

کرد آخر حُسنِ بالا دستِ او رُسوا مرا — موکشاں چوں خامۂ تصویر برد از جا مرا

ایک روز سوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گم ہوئی۔ آپ تشریف لائے مکان سارا روشن ہوگیا۔ سوئی مل گئی۔ **اشعار**

کُلُّ بَیْتٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ — غَیْرُ مُحْتَاجٍ اِلَی السُّرُجِ

وَوَجْھُکَ الْمَامُوْنُ حُجَّتُنَا — یَوْمَ یَاْتِی النَّاسُ بِالْحُجَجِ

عرق جو جبینِ مبارک سے نکلتا تھا جس رومال سے لگتا تھا وہ آگ میں نہیں جلتا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر چند مہمان آئے وہ اُن کے واسطے طعام ایک میلے رومال میں لائے۔ مہمانوں نے تنفر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُس رومال کو فی الفور تنور میں ڈال دیا۔ بعد دیر کے سفید نکالا لوگ حیران ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس رومال سے روئے مبارک حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پونچھا ہے اس سبب سے آتش اثر نہیں کرتی ہے۔ **بیت**

آگ میں جس کے سبب سے نہیں جلتا ہے رومال　　اُس کی اُمّت پڑی آتش میں یہ ہو کیونکر مجال

پیشانی نور افشانی کشادہ تھی۔ ابرو کماندار تھے۔ چشمانِ نرگسیں کمال سیاہ وسفید وسُرخ تھیں۔ **شعر**

بوصفِ سُرمہ دنبالہ دارش چوں بحرف آید　　چو سوسن در دہن ہرگز نمیگنجد زبانِ ما

بیت

نگاہِ مستِ تو آنرا کہ مستفید کند　　ہزار پیر خرابات را مُرید کند

قوّتِ باصرہ اس مرتبہ میں تھی کہ روشنی اور تاریکی اور مقابل اور پس پشت اور حاضر اور غائب برابر تھا۔ رُخسارے استخوان سے بلند نہ تھے۔ **بیت**

روبرو مہ جس کے کہ شرمندہ تھا　　مہر تھا یا وہ رُخ رخشندہ تھا

بینی مبرّا از خود بینی دراز اور بلند تھی۔ **بیت**

کان تھے وہ کان خوبی لاکھ محبوبی بھرے　　سُن کے شورِ حُسن جن کا غش ہو پریوں کے پرے

اور بیداری اور خواب اور بعید اور قریب سے برابر سُنتے تھے۔ **شعر**

دہن تھا کشادہ نہایت ملیح　　نمک ایسا لاوے کہاں سے صبیح

بیت

کارسازانِ ازل نیستی وہستی را　　باہم آمیختہ اورا دہنے ساختہ اند

لعاب دہن ایسا شیریں تھا کہ انس رضؓ کے گھر میں چاہِ شور تھا اُس میں ایک قطرہ ڈالا شیریں ہوگیا۔ کلثوم ابن حصین کے حلق میں جنگ اُحد میں تیر لگا آپ نے آب دہن لگا دیا اچھا ہوگیا۔ محمد بن حاطب کا ہاتھ دیگِ گرم میں جل گیا رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لعاب لگا دیا صحیح وسالم ہوگیا۔ دندانِ مبارک مانند مروارید کے درخشاں تھے۔ وقت کلام کے اُن سے نور جھڑتا تھا۔ **شعر**

دہن تھا دُرج یاقوت اور دانت اُس میں تھے وہ موتی　　صفائی حُسن کی جن کی نہیں خوبی بیاں ہوتی

شعر

عَوَّدَتْ تَقْبِيلَ السُّيُوفِ لِاَنَّهَا　　لَمَعَتْ كَبَارِقِ ثَغْرِكَ الْمُتَبَسِّمِ

لب مبارک باریک ونازک تھے۔ **بیت**

کند روے تو روشن چشم یعقوب زلیخارا　　لب لعل تو احیا مے کند دین مسیحا را

بیت

ثنا خوانِ لب ودندانِ محبوبیم از عمرے　　کسے از لعل وگوہر پُر نمی سازد دہانِ ما

ریش مبارک گھنی بھر لیتی تھی سینہ بے کینہ کو۔ **بیت**

وہ گردن آبدار ایسی صراحی دار ہوتی تھی　　درِ شہوار کی جو آبرو دریا میں کھوتی تھی

درمیان دونوں شانوں کے دوری اور خاتم نبوّت مثل بیضۂ کبک یا تکمہ عروس تھی اُس میں ایک جانب اَلْعَظَمَةُ لِلّٰهِ اور دوسری طرف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

محمد رسول اللہ اور درمیان میں تَوَجَّهْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّكَ مَنْصُورٌ
لکھا تھا۔ سینہ مقدسہ صاف اور فراخ اور عریض تھا شکم عالی ساتھ سینہ کے
برابر تھا شعر

سینہ واکردہ بگلشن چو خراماں گزرد | بلبل از جاں گزرد گل ز گریباں گزرد

اور سینہ سے تا ناف ایک خط باریک مو کا نقاش ازل کی دستکاری سے
کھچا تھا۔ وست ہمایوں دراز تا بزانو تھے۔ بیت

عیسیٰ سے معجزہ نہیں کم دستِ یار میں | لے ہاتھ میں جان پڑی پشت خار میں بیت

وہ ہاتھ کب ہاتھ آئے ہے افسوس ہے ہیہات ہے | دل میں یہ بات آئی ہے اللہ یہ کیسا ہاتھ ہے

اور وہ ہاتھ کیسے تھے کہ ہزار ہا معجزات جن کے ہاتھ میں چنانچہ نکلنا پانی کا
انگشتانِ فیض بنیان سے اور تسبیح کہنا سنگریزوں کا کفِ اشرف میں اور شق ہونا قمر
کا اشارۂ انگشت سے اور خاک ڈال اندھا کرنا کفاروں کا ساتھ قبضۂ مبارک
کے۔ اور دوہنا گوسفند بے شیر اُمِّ معبد کا۔ رباعی

شقِ قمر جس کی ہو انگشت میں | سنگ کو گویا کرے جو مشت میں
نعت ہو اس شاہ کی پھر کیا بیاں | رأفت اب اس جا زباں ہے بے زباں

بیت جلتے ہیں پر طائرِ تقریر کے | بال گلے جاتے ہیں تحریر کے

ایک روز دستِ مبارک قَتَادَةِ بْنِ مِلْحَان کے منہ سے ملا تھا۔ چہرہ اس کا
ایسا نورانی ہو گیا تھا کہ عکس ہر چیز کا اس میں نظر آتا تھا۔ لطافتِ بدن اور
خوشبو عرقِ تن ایسی تھی کہ جو کوئی مس کرتا معطر ہو جاتا شعر

فشارد از نزاکت زبسکہ رنگ ترا | تن تو ساخت گلابی قبائے تنگ ترا

بیت

تب بھید کھلے گا تری نازک بدنی کا | جب پھول سحر کو ترے بستر سے اٹھیں گے

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہرگز میں نے کوئی مشک و عنبر نہیں دیکھا خوشبو تر
عرق بدن مبارک محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جس کوچہ میں
گزر فرماتے تھے لوگ خوشبو سے پہچان جاتے۔ اشعار

أَمِنِ ازْدِيَارِكَ فِي الدُّجَا الرُّقَبَاءُ | إِذْ حَيْثُ كُنْتَ مِنَ الظَّلَامِ ضِيَاءُ
قَلَقُ الْمَلِيحَةِ وَهِيَ مِسْكٌ هَتْكُهَا | وَمَسِيرُهَا بِاللَّيْلِ وَهِيَ ذُكَاءُ
لَمْ يَلْقَ هٰذَا الْوَجْهَ شَمْسُ نَهَارِنَا | إِلَّا بِوَجْهٍ لَيْسَ فِيهِ حَيَاءُ

شعر

گو منہ کو چھپائے ہوئے تم جاتے ہو یہاں سے | پہچان لیا ہم نے یہ رفتار وہی ہے

اور اگر یتیم کے سر پہ ہاتھ پھراتے وہ یتیم دُرِّ یتیم ہو جاتا بہ سبب خوشبو کے اور
عورتیں عرق بدن مبارک کا شیشہ میں رکھتی تھیں اور دلہنوں کو ملتی تھیں خوشبو
ان سے ایسی آتی تھی کہ نسلاً بعد نسلٍ نہیں جاتی تھی۔ بیت

کہاں ہے عطر میں خوشبو ترے بدن کی سی | یہ بو تو صاف ہے گلزارِ قدسِ حق کی سی

بازو مبارک گول گول لطیف و استوار و میانہ قدم بلند زمین سے تھا اور پشتِ
پا رفیع۔ بیت

کاش بخت و طالع رنگِ حنا بودے مرا | تا بکامِ دل بپائے تو جا بودے مرا

شعر

خارِ مژگاں کا خطر ہے ورنہ اے نازک بدن | ہیں کفِ پا کو ترے پلکوں سے سہلا یا کریں

گوشت بدن شریف کا سخت۔ کف اطہر نرم تر ریشم سے۔ ساق مبارک باریک انگشتانِ دست و پا درست اور قوی۔ عقب شریف کم گوشت نہ دراز نہ عریض۔ بعض شجاعت کا کیا بیان کیجئے کہ کسی جنگ میں مُنہ نہیں پھیرا اور کسی شخص کا رعب آپ پر نہیں آیا۔ **مثنوی**

کریں عزم تھے جب بمیدانِ جنگ — تو پھر کانپتے تھے دلیرانِ جنگ
لڑائی میں ہوتے تھے جو تند و تیز — تو دشمن کو سوجھے نہ تھا جز گریز
اگر دیکھتا رستمِ داستاں — تو ہتیار رکھ بولتا الاماں

شفقت اور رحمت بیچ حق اُمّت کے یہاں تک تھی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ یعنی رحمت الٰہی سے ہی کہ نرم کر دیئے اخلاق تم نے واسطے اُن کے اور فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ یعنی جان اپنی ہلاک کرتے ہو اوپر ایمان نہ لانے اُن کے پر اور عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ یعنی دشوار ہے اوپر حضرت صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے رنج تمہارا۔ سخاوت کو اس درجۂ اعلیٰ کو پہنچایا کہ آخر کمال جود سے مخاطب ساتھ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ کے ہوئے۔ یعنی نہ کھولو ہاتھوں کو بالکل۔ غرض دُنیا نزدیک آپ کے کمال بے قدر تھی جو آیا فی الفور صرف کیا۔ **شعر**

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا — عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اخلاق حمیدہ حضرت صلّے اللّٰہ علیہ وسلّم برتر ہیں۔ بیان سے حلم اور عفو اور سخاوت اور شجاعت اور حیا اور حُسنِ معاشرت ساتھ اقربا اور اجانب کے شفقت اور رحمت ساتھ تمام مخلوقات کے اور وفا کرنا ساتھ عہد و پیمان کے طریقہ آپ کا تھا

صلہ رحم اور تواضع اور عدل اور امانت اور عفت اور دیانت اور صدق اور وقار اور مروّت اور زہد اور قناعت کے ساتھ موصوف تھے مجموعۂ اوصاف پیغمبروں کے چنانچہ توبہ و استغفار آدمؑ کا شکر نوحؑ کا حلم ابراہیمؑ کا صدق اسمٰعیل کا حُسن یوسفؑ کا صبر ایوبؑ کا اخلاق موسیٰؑ کا اعتذار داؤدؑ کا زہد عیسیٰؑ کا علیٰ نبینا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام رکھتے تھے اور فضائل مخصوصہ وہ خصائل ہیں کہ قرآن شریف میں مذکور ہیں کہ جس کے عمل سے مشرف بخطاب وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ کے ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہی بیچ تفسیر خلق عظیم کے کہ مل اُس شخص سے جو قطع کرے اور معاف کر اُس سے جو ظلم کرے اور نیکی کر طرف اُس شخص کے جو بُرائی کرے طرف تیرے۔ اور عادت شریف تھی کہ جواب میں ہر شخص کے لبّیک فرماتے تھے۔ اور کام نکرنے پر ملامت نکرتے تھے۔ اور چیز تلف ہونے سے تاسّف نکھاتے تھے مجالس میں موافقت اصحاب کی فرماتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دینا لباس کا پیوند کرنا۔ کفش کا سی لینا۔ پانی پلانا۔ دودھ دوہنا۔ خادم کی مدد کرنا۔ اپنے ساتھ کھلانا۔ اشیار بازار سے خریدنا عادت بابرکت تھی اور فضلات حضرت صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے پاک تھے۔ بعض صحابہ نے بول اور خون آپ کا پیا ہی۔ اور بول اور غائط آپ کا زمین نگل لیتی تھی اور اُس مکان سے خوشبو آتی تھی۔ اور احتلام حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کو کبھی نہیں ہوا اور ہر شخص پر اوّل سلام کرتے تھے۔ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھراتے تھے اور اُس کو کچھ دیتے تھے اور کبھی سوال کسی فقیر کا رد نکرتے تھے۔ اور بذل موجود اور فقر محمود طریقہ

شریفہ آپ کا تھا اور صفتِ حیا میں دلہنوں سے زیادہ تھی۔ کبھی کسی کے
چہرہ کو بنظرِ غور نہ دیکھا۔ بسا اوقات بسبب گرسنگی کے شکم مبارک پر
سنگ باندھا اور پے درپے نانِ جویں پر قناعت فرمائی۔ بجائے طعام
شب کے گاہے آب و خرمے پر کفایت کی۔ ایک روز جبرئیل امین نے حضرتِ
حق کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ اگر مرضی ہو کوہ کو طلا کر ہمراہ کروں۔ فرمایا اے
جبرئیل دُنیا گھر اُس کا ہے جس کا گھر نہو۔ اور مال اُس کا ہے جس کا مال نہو۔ تحقیق
جمع کرتا ہے اُس کو وہ شخص کہ عقل سے بے بہرہ ہے۔ **شعر**

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

معجزات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیشمار ہیں۔ بڑا معجزہ قرآن شریف ہے
کہ سراسر اعجاز ہے مشتمل اوپر اخبارِ غیب اور قصص انبیاء ماتقدم پر ہے۔ معجزات
بیان کرتا ہوں بگوش ہوش سُنو۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم سفر میں ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے تھے ایک اعرابی ملا آپ نے اُس سے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے اُس نے کہا کہ گھر کو جاتا ہوں آپ نے اُس سے
فرمایا کچھ رغبت تجھے امر خیر کی ہے۔ اُس نے پوچھا کہ امر خیر کیا ہے فرمایا۔ شَہَادَۃِ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
اُس نے عرض کیا اس دعوی پر کون گواہ ہے۔ فرمایا یہ درخت کہ سامنے تیرے ہے
بُلا اُسے وہ گواہی دے گا۔ اُس نے بُلایا وہ درخت زمین چیرتا چلا آیا اور کہا
یہ رسول اللہ سچ کہتے ہیں۔ پھر چلا گیا اپنے مکان میں۔ اور بُریدہ کی روایت
میں یہ ہے کہ درخت آگے رسول اللہ کے کھڑا ہوا اور کہا السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل
اللّٰه۔ اعرابی نے کہا حکم فرمائیے کہ اپنے مکان میں چلا جاوے آپ نے امر فرمایا

وہ چلا گیا۔ اعرابی نے کہا امر ہو مجھے کہ سجدہ کروں آپ کو۔ فرمایا آپ نے اگر
میں امر کرتا کسی کو سجدہ کا تو امر کرتا بی بی کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو۔ عرض
کیا حکم ہو کہ چوموں ہاتھ پاؤں آپ کے۔ آپ نے اجازت دی۔ **بیت**

خار مژگاں کا خطر ہے ورنہ اے نازک بدن میں کفِ پا کو ترے آنکھوں سے سہلایا کروں

جابرؓ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے صحرا کو واسطے استنجے
کے کوئی پردہ کا مکان نپایا۔ دو درخت سامنے تھے۔ دونوں کی شاخیں پکڑ کر
کھینچیں۔ دونوں کھچ آئے اور پردہ کر دیا اُنہوں نے۔ جب آپ فارغ ہوئے اُنہیں
اشارہ کیا چلے گئے اپنی اپنی جگہ میں۔
یعلی ابن مُرّہ کہتے ہیں کہ ایک درخت آیا اور طواف کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
پھر چلا گیا۔ پس فرمایا آپ نے اُس نے اِذن مانگا کہ سلام کرے مجھ پر۔ ابن مسعودؓ سے
روایت ہے کہ جب جن مشرف ہوئے اُنہوں نے گواہ توحید اور رسالت پر طلب کیا
آپ نے اُس ہی درخت سے گواہی دلوادی۔
جابر رضہ کہتے ہیں کہ تھی مسجد نبوی مسقّف بشاخِ خرما۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑھتے تھے ستون پر تکیہ لگا لیا کرتے تھے۔ جب ممبر بنایا گیا اُس ستون سے
مفارقت واقع ہوئی۔ سُنی ہم نے آواز رونے اُس ستون کی مانند ناقہ کے اور گونج
گئی مسجد آواز اُس کی سے اور لوگ روئے اُس کے رونے سے اور پھٹ گیا یہاں تک
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہاتھ رکھا اُس پر پس خاموش ہوا
پھر فرمایا آپ نے کہ اگر گود میں نہ لیتا اُس کو تو رویا کرتا تا قیامت بہ سبب مفارقت میری
کے۔ پس امر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دفن کر دو اس کو پس دفن کیا گیا

نیچے ممبر کے اور حضرت اُس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ **شعر**

دورم از وصال تو زندگی چکار آید — جان بلب نمی آید این چہ سخت جانی ہاست

حسنؓ جب یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے رویا کرتے تھے اور کہتے تھے اے بندگانِ خدا ستون رویا اشتیاقِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں تم اَحق ہو کہ مشتاق ہو طرف ملاقات رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے کے۔ **شعر**

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دلِ من — دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من

بیت

مشتاقم آں چناں کہ ز تحریر عاجزم — چوں گنگِ خواب دیدہ ز تقریر عاجزم

بیت تو در دلی نعیم این و آں کہ پرداز — بجائے جان تو باشی بجان کہ پرداز

انس رضؓ کہتے ہیں ہاتھ میں لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے سنگریزے وہ تسبیح کہتے تھے۔ پھر لیا ان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تسبیح سُنتے تھے ہم۔ پھر لیا ہم نے پس تسبیح سے خاموش ہوئے۔ **بیت**

سنگہا اندر کفِ بوجہل بود — گفت پیغمبر بگو این چیست زود

لا الٰہ گفتُ الا اللہ گفت — گوہر احمدؐ رسول اللہ سُفت

جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نہیں گزرتے تھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کسی درخت اور پتھر پاس مگر سجدہ کرتا تھا حضرت کو۔ اور جب آیۂ تطہیر نازل ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ بیت کو عبا میں لپیٹ کر دعا فرمائی دیواروں نے آمین کہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے بیچ اصحاب کے۔ ایک اعرابی آیا اور گوہ لایا۔ پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ صحابہ نے کہا

رسول اللہ ہیں۔ اُس نے کہا میں ایمان لاؤں گا اگر یہ گوہ ایمان لاوے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے گوہ۔ عرض کیا گوہ نے بزبانِ فصیح لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ آپ نے فرمایا کس کی عبادت کرتی ہے کہا اُس ذات کی کہ بیچ آسمان کے عرش اُس کا اور بیچ زمین کے بادشاہت اُس کی اور جنت میں رحمت اُس کی اور دوزخ میں عذاب اُس کا ہے۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں۔ کہا آپ رسول ربّ العالمین خاتم النبیین ہیں۔ تحقیق فلاح پائی جس نے تمہاری تصدیق کی اور رُسوا ہوا جس نے تکذیب کی۔ اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر مشرف باسلام ہوا۔

انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم باغ میں تھے ساتھ شیخین کے اُس باغ میں ایک بکری تھی اُس نے سجدہ کیا رسول مقبول کو۔ عرض کیا خلیفۂ اوّل نے کہ ہم اَحق بسجدہ ہیں واسطے تمہارے اس بکری سے۔ اسی طرح ایک شتر آیا اُس نے سجدہ کیا حضورِ پرنور کو اور کچھ عرض کیا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا عرض کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا شکایت کرتا ہے اپنے مالکوں کی کہ مجھ سے اعمال شاقہ لیتے ہیں اور اب ارادہ کرتے ہیں میرے ذبح کرنے کا۔ صحابہ نے مالکوں سے پوچھا اُنہوں نے اقرار کیا موافق ارشاد حضرت کے۔ اور عضبا ناقۂ خاص سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی تھی۔ کلام کیا کرتی تھی حضرت سے اور چرنے جاتی تھی جنگل میں اُس سے درندے ایک سُو رہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ناقہ رسول مقبول کی ہے اور بعد وصال آپ کے عضبا نے نہ کھایا نہ پیا دردِ مفارقت سے یہاں تک کہ مرگئی روز فتح مکہ کی کبوتروں نے آپ پر سایہ کیا۔ اور جب آپ نے غار میں رونق افروزی کی درِ غار پر درخت ہیما پردہ ہوگیا۔ دو کبوتر آشیانہ گیر ہوئے تا متفحصین کو معلوم

نہو کہ کوئی اس میں ہو۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم صحرا میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک ہرنی نے پکارا۔ آپنے پوچھا کیا حاجت تیری ہی کہا اس شکاری نے مجھے صید کیا۔ میری دو بچے ہیں جا کے دودھ پلا آؤں۔ حضرت نے فرمایا اس شکاری کو کہ چھوڑ دے اُس کو کہ پھر آجاوے گی۔ اُس نے چھوڑ دی۔ وہ گئی اور دودھ پلا کر پھر آئی۔ وہ صیاد اس معجزہ سے حیران ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو ارشاد کرو قبول کروں۔ فرمایا اس کو چھوڑ دے۔ اُس نے چھوڑ دیا۔ وہ کہتی جاتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور سفینہ غلام ہمارے حضرت کا صحرا میں راہ بھول گیا۔ ایک شیر ملا اُس نے کہا میں غلام رسول اللہ کا ہوں شیر نے اپنی پشت پر سوار کر کے شارع عام میں پہنچا دیا۔ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا کان دو انگشت سے پکڑا۔ دست معجزہ سے اُس کے کان میں نشان ہو گیا اور نسلاً بعد نسل اب تک باقی رہا۔ اس روایت سے نشان ہونا بے نشان جیر میں ثابت ہوا اور نشان کہنی مبارک کا سنگ میں صحاح میں مصرح ہے۔ اور جلال الدین سیوطی نے ذکر کیا ہے بیچ خصائص کبریٰ کے اور رزین نے بیچ خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب چلتے تھے اوپر سنگ کے نشان ہو جاتا تھا اس میں۔

اور ابن حجر نے بیچ شرح قصیدہ ہمزیہ کے نیچے اس شعر ناظم کے **شعر**

اَوْ بِلَثْمِ التُّرَابِ مِنْ قَدَمٍ   لَانَتْ حَيَاءً مِنْ مَسِّهَا الصَّفْوَاءُ

اور ذکر کیا ہو کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے اوپر پتھر کے نرم

ہو جاتا تھا نیچے قدم شریف کے اور جب چلتے تھے ریتے میں نہیں اثر کرتا تھا خلاف عادت جاریہ کے۔ پس نشان قدم شریف کا سنگ میں ثابت ہوا۔

کمال تعجب ہے فرقہ محدثہ سے کہ باوجود دعوئ علم کے قدم شریف کا انکار کرتا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا۔ **شعر**

بر زمینیکہ نشان کف پائے تو بود   سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

شعر

کف پا بہر زمینے چو رسد تو ناز نیں را   بلب خیال بوسم ہمہ عمر آں زمیں را

اور عجب تر یہ ہو کہ یہ فرقہ ذکر شریف ولادت اور معراج و معجزات و وفات سید المرسلین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مانع ہے۔ بعض مکروہ تحریمی فتویٰ دیتا ہے اور بعض اطلاق بدعت سیئہ کا کرتا ہے حالانکہ ذکر خیر مولد شریف و اخلاق لطیف و معجزات و وفات منیف و حلیہ مبارک جناب مستطاب حضرت محبوب رب العلمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعینہ ذکر خالق السموات والارضین جل جلالہ و عم نوالہ ہے اور ذکر حق سبحانہ کا واجب ہے ساتھ دلیل قول اللہ تعالیٰ کے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا۔ اس واسطے کہ امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک اکثر کے چنانچہ تصریح کیا ہے اس کو علم اصول میں کہا بیچ توضیح کے امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک اکثر علماء کے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہیں امر حق

پہنچنے بلا یا عذاب الیم سے۔ سمجھا جاتا ہی اس کلام سے خوف پہنچنے فتنہ یا عذاب کا بسبب مخالفت امر کی اس واسطے اگر نہوتا یہ خوف تو عبث ہو جاوے تحذیر۔ پس ہوا ماموروا جب اس واسطے کہ نہیں اوپر ترک غیر واجب کی خوف فتنہ یا عذاب کا تمام ہوئی عبارت توضیح کی اور دلیل اس امر کی کہ ذکر عالی حضرت سرور مرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کا بعینہ ذکر حق سبحانہ کا ہی۔

حدیث شریف میں ہی جو قاضی عیاض نے شفا میں روایت کی ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبرئیل پس کہا کہ پروردگار فرماتا ہی کہ جانتے ہو کیونکر بلند کیا میں نے ذکر تمہارا۔ میں نے کہا کہ اللہ دانا تر ہے۔ عرض کیا جبرئیل نے کہ فرمایا ہی کہ جب ذکر کیا جاوُں میں ذکر کیا جاوے تمہارا ساتھ میرے۔ کہا ابن عطا نے کہ گردانا میں نے تمام ایمان ساتھ ذکر اپنے کے ساتھ تمہارے۔ اور کیا میں نے تمہارا ذکر ذکر اپنا۔ جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا۔ تمام ہوئی عبارت شفا کی۔

اس سے صاف معلوم ہوا جو ذکر خدا و رسول سے مُعترض ہوا اور مکروہ و حرام کہے دشمن خدا و رسول کا ہی خدا محفوظ رکھے صحبت اُس کی سے مسلمانوں کو اس سبب سے کہ محب ذکر محبوب سے خوش ہوتا ہی اور ذکر دشمن کا مکروہ جانتا ہی۔ شعر

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ　　هُوَ الْمِسْكُ مَا کَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ

مشہور ہی جنگ اُحد میں آنکھ قتادہ کی نکل پڑی۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے رکھدی اچھی ہوگئی۔ ایک اندھا آیا اُس نے عرض کیا کہ آپ دعا فرماتے کہ میری آنکھیں ہو جاویں آپ نے فرمایا وضو کر اور نماز ادا کر بعدہٗ یہ دعا پڑھ۔ اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلٰى رَبِّكَ اَنْ يَّكْشِفَ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ قَالَ فَرَجَعَ فَقَدْ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِهٖ۔ یہ حدیث صحاح ستہ میں موجود ہی اس سے ثابت ہوا کہ یا محمدؐ یا رسول اللہ کہنا درست ہے۔ منکر ہونا ندا سے انکار کرنا ہی ارشاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَيْكَ۔

اشعار

به سلام آمدم جوابم ده　　مرہمے بر دلِ خرابم نہ
بس بود جاه و احترام مرا　　یک جواب از تو صد سلام مرا
گر نرفتم طریقِ طاعتِ تو　　ہستم از عاصیانِ امتتِ تو
رحم کن بر من و فقیریِ من　　دست بکشا بدستگیریِ من
آمدم زیر بارِ عصیاں پست　　افتم از پا اگر نگیری دست
عفو فرما شہا گناہِ مرا　　دمبدم دور کن سیاہِ مرا
جلوه مے نما برائے خدا　　رحم فرما بہ مستمندِ گدا
جائے ده در حریمِ خویش مرا　　مرہمے بخش سینہ ریش مرا
خواہم از شوق دست بوسِ تو مرد　　دست بیروں کن از گریبان برد
مہر روئے تو ہوش برد زمن　　بنما روئے خود ز بہرِ دیمن
چوں توئی دیده ور بباغ بلاغ　　ہمچو نرگس ز سرمۂ مازاغ

بیت

شویم افگن ز مرحمت نظرے　　باز کن بر رحم ز لطف درے
ہرچند نیم لائق درگاہ سلاطین امید یا امید　　شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را گاہے بہ نگاہے

بیت

اگرچہ طاقتِ یک گردشِ نگاہم نیست — خدا کند ہمہ نازش بجانِ من باشد
ازاں طرف نپذیرد کمالِ تو نقصاں — وزیں طرف شرفِ روزگارِ من باشد

ایک شخص کو استسقا ہو گیا اُس نے آدمی کو بھیجا۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم پاس آپ نے ایک چٹکی خاک کی اُٹھا کر اُس پر تھوک دیا پھر اُس کے قاصد کو عنایت فرمائی اُس نے لے لی تعجب کر کے اور جانا کہ حضرت نے ہنسی کی۔ پھر جا کر اُس کو دی اُس نے پانی میں گھول کر پی لی وہ اچھا ہو گیا۔

فریک کے باپ کی آنکھیں بالکل اندھی ہو گئی تھیں حضرت نے اپنا آبِ دہن لگا دیا بینا ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اُس کو دیکھا اسّی برس کی عمر میں اور دھاگا سوئی میں پروتا تھا۔ حضرت مرتضیٰ علی کی آنکھیں دُکھتی تھیں دن خیبر کے حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم نے آبِ دہن لگا دیا شفا حاصل ہوئی۔ سلمۃ بن الاکوع کی پنڈلی ٹوٹ گئی جنگ خیبر میں حضرت نے آبِ دہن لگا دیا ثابت ہو گئی۔ زید بن معاذ کے پاؤں میں تلوار لگی ٹخنے تک پہنچی۔ لعابِ دہن مبارک سے صحت ہوئی۔ حضرت علی مرتضیٰ سخت بیمار تھے۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور لات ماری پھر وہ بیمار نہوئے کبھی۔ دن بدر کے ابوجہل نے ہاتھ معوّض بن عفرا کا قطع کر دیا بالکل۔ وہ اپنا ہاتھ اُٹھا کر لے آیا حضرت کے پاس۔ آپ نے آبِ دہن مبارک سے جوڑ دیا اچھا ہو گیا۔ خبیب کے بھی دن بدر کے شانہ پر زخم لگا یہاں تک کہ جھک گیا ایک طرف کو۔ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سیدھا کر دیا۔ پھر تھوک دیا اُس پر صحیح ہو گیا۔ ایک عورت لڑکے کو لائی وہ گونگا تھا حضرت صلّے اللہ

علیہ وسلّم نے پانی طلب فرما کر کلّی کی اور ہاتھ دھویا پھر دے دیا اُس کو اور امر کیا کہ پلا دے اس پانی کو اُس نے پلا دیا۔ پس گویا ہو گیا وہ لڑکا اور بہت ذی ہوش ہوا۔ ابن عباس کہتے ہیں ایک عورت لائی اپنے بیٹے دیوانہ کو۔ آپ نے اُس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا۔ اُس کے پیٹ سے کیڑا سیاہ نکلا اور جنون جاتا رہا۔

ایک عورت نے حضرت سے کھانا مانگا۔ آپ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ نے آگے سے اُٹھا کر اس کو عنایت کیا اور وہ بے شرم تھی اُس نے عرض کیا کہ اپنے مُنہ کا نوالا مجھے عنایت فرمائیے۔ حضرت نے نوالہ مُنہ سے اپنا عنایت کیا اور عادت شریف تھی کہ کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے تھے۔ پس کھا لیا اُس عورت نے۔ پس کوئی عورت اُس سے مدینہ میں غالب حیا میں نہ تھی۔ حضرت مرتضیٰ علی کے واسطے دعا فرمائی کہ الٰہی جاڑے گرمی سے انہیں نگاہ رکھ۔ پس تھے حضرت علی کہ پہن لیتے تھے بیچ جاڑے کے کپڑے گرمی کے اور گرمی میں کپڑے سردی کے اور اُن کو نہ گرمی لگتی تھی نہ سردی۔ اور دعا فرمائی واسطے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کہ الٰہی بھوک ان کو نہ لگے۔ حضرت فاطمہ رضؓ کہتی ہیں کہ اس کے بعد بھوک مجھے کبھی نہ لگی۔ عبد الرحمٰن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی فرمائی۔ عبد الرحمٰن کہتے ہیں۔ اگر میں پتھر اُٹھاتا ہوں تو امید یہ ہوتی ہے کہ اس کے نیچے سونا پاؤں گا اور اس قدر فتوح اللہ تعالیٰ نے ان پر کی کہ بعد مرنے کے اُن کے اسّی اسّی ہزار ہر بی بی کو پہنچے اور چار بیبیاں تھیں۔ اور بعضی روایت میں ہے کہ لاکھ لاکھ پہنچے علیٰ ہذا القیاس معجزے بیشمار حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم سے ظاہر ہوئے ہیں کہ کتب حدیث میں مرقوم ہیں۔ بمقتضائے مشتے نمونہ خروارے چند مسطور ہوئے شعر

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

جب حضرت رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے اور مدینہ شریف میں تشریف لائے۔ دوشنبہ کو چھبیسویں ۲۶ تاریخ مقاتلہ روم کے واسطے ارشاد کیا۔ ستائیسویں کو آپ کو تپ ورد دسر لاحق ہوا۔ سلخ صفر کو اپنے ہاتھ سے نیزہ بناکر اُسامہ کو دیا اور فرمایا غزا کر بیچ راہِ خدا کے۔ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان کو حکم کیا کہ اُسامہ کے ساتھ جاویں۔ دسویں تاریخ ربیع الاوّل کی تپ ور درِ دسر کا غلبہ ہوا۔ گیارہویں تاریخ اُسامہ رخصت ہونے کو حاضر ہوئے۔ آپ شدّت مرض سے طاقت کلام کی نہیں رکھتے تھے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھاکر دعا فرمائی۔ اُسامہ لشکر میں جاکر رات کو رہے۔ بارہویں تاریخ آستانۂ علیا پر حاضر ہوئے۔ اُس دن آپ کو فی الجملہ مرض سے تخفیف ہوئی تھی۔ اُسامہ کو رخصت کرکے فرمایا۔ غزا کر ساتھ برکت اللہ کے۔ جب تیاری کوچ کی کی۔ اسامہ کو اُمّ ایمن والدہ اُن کی نے پیغام بھیجا کہ مزاج اشرف حضرت کا بہایت علیل ہے۔ اسامہ نے ارادہ سفر کا فسخ کیا اور اصحاب جلیل القدر نے مراجعت کی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت نے خبر انتقال کی فرمادی تھی۔ اُن سے فرمایا تھا کہ جبرئیل آکے ہر سال ایک بار رمضان میں قرآن کے دور کیا کرتے تھے۔ اس سال میں دو بار اتفاق ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب اس جہان سے انتقال کروں گا۔ اور حضرت علی رضؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو درمیان حیات دُنیا کے اور لقاء اپنی کے مخیّر کیا تھا۔ میں نے لقاء الٰہی اختیار کی۔ جب میں یہاں سے انتقال کروں تم مجھ کو غسل دینا اور جس قدر پانی

ناف میں سماوے میری اُس کو پی لینا تا میراث علوم پیغمبروں کی تم کو حاصل ہووے۔ اور شواہد النبوّت میں لکھا ہے کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا سبب حافظہ کا۔ حضرت علی رضی عنہ نے کہا کہ بعد غسل کے حضرت کی پلکوں میں پانی مجتمع ہوگیا تھا میں نے پی لیا یہ برکت اُس کی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ چہارشنبہ کو رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عباس اور حضرت علی پر تکیہ لگاکر مسجد میں تشریف لاکر بعد حمد وثنا کے فرمایا کہ اے لوگو عنقریب اس جہان سے کوچ کرتا ہوں جس کا حق میرے ذمّہ پر ہو بتادو کہ ادا کروں ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تین اوقیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا مجھ سے آپ نے تین اوقیہ اُس کو دلوا دئے۔ جمعہ کو پھر مسجد میں رونق افروز ہوکر خُطبہ پڑھا اور سب سے تبلیغ احکام کی فرمائی۔ پھر حضرت میمونہ کے گھر تشریف لے گئے وہاں زیادہ غلبہ مرض کا ہوا۔ وہاں سے حضرت عائشہ رضؓ کے گھر رونق افروز ہوئے اُن کو درد سر تھا اُس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا اگر موت تیری واقع ہووے اور میں زندہ رہوں استغفار کروں واسطے تیرے حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا کہ افسوس آپ مرنا میرا چاہتے ہیں اگر موت میری ہووے اُسی دن عروسی کریں آپ غیر سے۔ شعر

درمردنم این نالہ از رفتنِ جانست　　از یار جدا میشوم این نالہ از انست

حضرت نے فرمایا بلکہ تاسّف انتقال میرے کا کر کہ قریب ہوا اور تو زندہ بہت رہے گی بعد میرے۔ میں نے قصد کیا ہے کہ ابوبکر کو خلیفہ کروں اپنا تا بعد میرے نزاع نہو۔ پھر دل میں کہا میں نے کہ موافق مرضی میری کے ہووے گا اور اللہ تعالیٰ

کفایت کرے گا۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو بخاری نے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میمونہ کے گھر تشریف لے گئے وہاں زیادت مرض کی ہوئی ارشاد کیا کہ کل میں کہاں رہوں گا۔ ازواج مطہرات نے مرضی معلوم کر کے عرض کیا کہ خانۂ بی بی عائشہ رضؓ میں رونق افروز ہو جئے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ رضؓ کے گھر آ کے بستر ناتوانی پر استراحت فرمائی۔ **بیت**

گرے بس فرشِ رنجوری پہ ایک بار طبیبِ جاں ہوئے ہائے یوں بیمار

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تیمارداری میں شرف حاصل کرنے کا امیدوار ہوں۔ فرمایا یہ امر ازواج پر شاق ہوگا۔ اور شدت مرض سے حضرت بیقرار تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ حالت ہم میں سے کسی پر ہوئے کیا حال ہو۔ فرمایا اے حبیبہ یہ مرض صَعُب ہے۔ حق تعالیٰ مخصوصوں پر اپنی بلائے سخت نازل کرتا ہے اور اُس کے مکافات میں بڑے رتبے عنایت فرماتا ہے۔

ابو سعید خُدریؓ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ کر ممبر پر بیٹھے پس فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے مخیّر کیا درمیان دُنیا اور آخرت کے اُس نے لقاء الٰہی اختیار کی پس روئے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور کہا فدا ہوویں باپ ماں میرے آپؐ۔ تعجب کیا ہم نے حضرت ابوبکر سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کرتے ہیں کسی بندہ کا اور یہ روتے ہیں۔ پیچھے معلوم ہوا کہ مخیّر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت ابوبکر رضؓ بڑے جاننے والے تھے۔ ایک دن حضرت نے اُمّ الدرداءؓ سے پوچھا کہ میرے مرض کو لوگ کیا تشخیص کرتے ہیں۔ عرض کیا ذات الجنب کہتے ہیں۔ فرمایا یہ تشخیص غلط ہے۔ یہ مرض اثر زہر کا ہے کہ یہودیہ نے گوشت میں ملا کر کھلایا تھا خیبر میں

اثر زہر کا اس وقت ظاہر ہونا واسطے پانے درجہ شہادت کے تھا کہ یہ کمال بھی حاصل ہو جاوے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کو ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آپ ایام مرض میں لیٹے تھے میں نے تپ کے معلوم کرنے کے لئے ہاتھ اوپر چادر کے رکھا اس قدر گرمی تپ کی تھی کہ ہاتھ میرا جل گیا۔ بعد اس کے آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بُلا کر کان میں کچھ کہا۔ حضرت فاطمہ رضؓ نے رو کر کہا **بیت**

جانے کا جو قصدِ بادشہ ہے آنکھوں میں میری جہان سیہ ہے

حضرت نے اور کچھ کان میں کہا وہ یہ تھا کہ تو جلدی مجھ سے ملے گی۔ حضرت فاطمہ رضؓ یہ سُن کر خوش ہوئیں۔

انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب شدید ہوا مرض حضرت پر کہ بیہوش ہونے لگے۔ کہا حضرت فاطمہ رضؓ نے افسوس کیسی سختی ہے مرض کی میرے باپ پر۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اس دن کے تکلیف ہرگز نہ ہوگی تیرے باپ پر۔ **شعر**

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

ایام مرض میں بلال ہر وقت نماز کی آپ کو خبر کرتے تھے آپ مسجد میں تشریف لے جا کر نماز جماعت کی پڑھوایا کرتے تھے۔ آخر مرض میں بسبب شدت مرض کے تین روز مسجد میں نہ آسکے۔ نماز عشا میں بلال رضؓ نے عرض کیا اَلصَّلٰوۃُ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اب آنے کی طاقت نہیں ہے۔ ابوبکر کو کہو کہ نماز پڑھاوے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر رقیق القلب ہیں آپ کے مقام پر کھڑے نہ ہوسکیں گے۔ عمر کو کہو آپ نے غصہ ہو کر فرمایا کہ ابوبکر کو کہو۔ بلال روتے ہوئے آئے اور حضرت ابوبکر کو کہا کہ حضرت نے تمہیں حکم امامت کا فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکر

رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازیں آپ کے مرض میں پڑھوائیں اور امامت صغریٰ دلیل ہے خلافت کبریٰ پر۔ پس آپ نے اپنے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو قائم مقام اپنا کیا اور نص جلی اوپر خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے یہ حدیث صحیح ہے۔ اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوِیَّۃُ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ وَالْخَطِیْبُ فِیْ تَالِی التَّلْخِیْصِ وَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَ ھٰذَا الْاَمْرُ لَنَا مِنْ بَعْدِہٖ لَمْ تُنَازِعْنَا فِیْہِ قُرَیْشٌ وَاِنْ کَانَ لِغَیْرِنَا سَأَلْنَاہُ اَوْصَابِنَا قَالَ لَہٗ قَالَ الْعَبَّاسُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی دِیْنِ اللّٰہِ وَ وَصِیَّہٗ وَھُوَ مُسْتَعْرِضٌ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا تَھْتَدُوْا وَتُفْلِحُوْا وَاقْتَدُوْا بِہٖ تَرْشُدُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا وَافَقُوْا اَبَا بَکْرٍ عَلٰی رَأْیِہٖ وَلَا وَازَرَہٗ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلَا اَعَانَہٗ عَلٰی شَانِہٖ اِذْ خَالَفَہٗ اَصْحَابُہٗ فِیْ اِرْتِدَادِ الْعَرَبِ اِلَّا الْعَبَّاسُ قَالَ فَوَاللّٰہِ فَمَا عَدَلَ رَأْیُھُمَا وَحَزْمُھُمَا رَأْیُ اَھْلِ الْاَرْضِ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ۔ روایت کیا ہے ابن مردویہ اور ابونعیم نے بیچ فضائل صحابہ رضؓ کے اور خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی سورہ اذا جاء آئے عباس طرف علی کے۔ پس کہا چلو ہمارے ساتھ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اگر ہووے امر خلافت کا واسطے ہمارے

بعد حضرت کے نہ جھگڑا کریں ہم سے بیچ اس کے قریش۔ اور اگر ہووے واسطے غیر ہمارے کے سوال کریں ہم حضرت سے وصیت اپنے واسطے۔ کہا حضرت علی نے میں نہیں جاتا۔ کہا حضرت عباس رضؓ نے گیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پوشیدہ۔ میں نے ذکر کیا خلافت کا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے کر دیا ابوبکر کو خلیفہ میرا اور وصی اوپر دین اپنے کے اور وہ خلیفہ ہوویں گے پس فرمانبرداری اور اطاعت اُن کی کرنا تم ہدایت اور فلاح پاؤ گے اور پیروی کرنا اُن کی راہ راست پاؤ گے۔ کہا ابن عباس نے پس موافقت نکی حضرت ابوبکر کی اوپر عقل اُن کی کے اور تقویت نکی اوپر امر اُن کے کے اور مدد نہیں کی اوپر امر اُن کے کے۔ جب خلاف کیا تھا اُن کا اصحاب اُن کے نے بیچ مقدمہ مرتد ہونے عرب کے مگر عباس نے کہا ابن عباس نے پس قسم ہے اللہ کی کہ نہیں برابر ہوئی عقل اور دانائی اُن دونوں کی عقل لوگوں سارے زمین والوں کی بلکہ سب سے زیادہ تھی۔ تمام ہوا ترجمہ حدیث کا۔

اور اُنہیں دنوں میں جبرئیل نے آکر عرض کیا کہ جناب الٰہی نے مزاج مبارک پوچھا ہے۔ فرمایا نہایت محزون ہے۔ اسی طرح دو دن اور جبرئیل مزاج پرسی کے واسطے حاضر ہوئے۔ تیسرے دن ہمراہ اسماعیل اور عزرائیل کے حاضر ہو کر استفسار مزاج مبارک کیا۔ اور عرض کیا کہ عزرائیل دروازہ پر حاضر ہے اذن آنے کا مانگتا ہے قبل آپ کے نہ بعد آپ کے کسی سے اذن اس نے نہیں مانگا۔ حضرت نے حکم فرمایا ملک الموت حاضر ہوا اور سلام کر کے عرض کیا کہ مجھ کو حق تعالیٰ نے آپ کا فرمانبردار کیا ہے اگر مرضی مبارک ہو روح کو آپ کی قبض کر کے عالم بالا کو پہنچاؤں و الا مراجعت کروں

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کی طرف دیکھا۔ جبرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لقائے عالم آرائے کا مشتاق ہے۔ حضرت نے عزرائیل کو ارشاد کیا کہ تو جس امر کا مامور ہے بجالا۔ ملک الموت قبض روح میں مشغول ہوا سکرات موت سے رنگ چہرۂ نازنین کا گاہے سُرخ گاہے زرد ہوتا تھا اور جبین مبیں پر عرق آتا تھا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اجلّ نعم خداوندی سے ہے کہ حضرت نے وفات پائی میرے گھر میں میری نوبت میں اور درمیان سینہ اور گردن میری کے۔ اللہ تعالیٰ نے جمع کیا درمیان آب دہن میرے کے اور حضرت کے نزدیک وفات کے عبدالرحمن بھائی میرا آیا اُس کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ دئے ہوئے بیٹھی تھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ حضرت مسواک دیکھتے ہیں۔ اور میں جانتی تھی کہ حضرت دوست رکھتے ہیں مسواک کو میں نے عرض کیا کہ آپ کو مسواک دوں۔ آپ نے اشارہ کیا میں نے لے کر حضرت کو دی وہ سخت تھی میں نے نرم کی اپنے دندان سے۔ حضرت نے اپنے مُنہ میں لے کر استعمال کیا اور آپ کے سامنے لگن تھا پانی کا۔ دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر مُنہ کو ملا اور فرماتے تھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ موت کی تکلیفیں ہیں۔ پھر ہاتھ اُٹھا کر کہا اختیار کیا میں نے رفیق اعلیٰ کو۔ اور انتقال فرمایا اور جھک گیا دست مبارک اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

شعر

اِنْ قَالَ لِیْ مُتْ مُتُّ سَمْعًا وَّطَاعَۃً وَقُلْتُ لِدَاعِی الْمَوْتِ اَھْلًا وَّمَرْحَبًا

رباعی

منگر کہ دلِ ابنِ یمین پُر خون شد بنگر کہ ازیں سرائے فانی چون شد

مصحف بکف و پا برہ و دیدہ بدوست با پیکِ اجل خندہ زناں بیروں شد

بیت

جنازہ دوش پر اپنے وہ رکھ کر لیچلا میرا گماں ہے تختۂ تابوت پر تختِ سلیمان کا

کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس وقت اے باپ میرے بہشت بریں جگہ تمہاری اے باپ میرے گئے پروردگار کے پاس کہ حق تعالیٰ نے بلایا ہے اے باپ میرے طرف تربت کی روتی ہوں اور خبر پہنچاتی ہوں۔ مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ وقت وفات کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفارقت حضرت عائشہ صدیقہ کی شاق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تصویر حضرت عائشہ کی بہشت میں دکھادی تا بخوشی تمام انتقال فرمادیں۔ سُبحان اللہ کیا پاس خاطر اپنے حبیب کا ہے کہ کسی وقت ناخوشی اُن کی منظور نہیں۔ بعض اصحابہ اس حادثہ جانگداز سے مسلوب الحواس ہوئے۔ چنانچہ حضرت عمر کہ شمشیر برہنہ کر کے کہتے تھے جو کوئی کہے گا کہ حضرت نے انتقال کیا اُس کی گردن ماروں گا۔ حضرت ابوبکر لوگوں کو پریشان دیکھ کر حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں گئے۔ چادر روئے مبارک سے اُٹھا کر پیشانی کو چوما اور کہا فدا ہوں آپ پر والدین میرے۔ پاکیزہ رہے حیات اور ممات میں۔ پھر باہر آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی کہ تم بھول گئے اس آیت کو اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ط۔ اور صحیح بخاری شریف کے یہ روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رض نکلے اور حضرت عمر رض کلام کر رہے تھے لوگوں سے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رض کو کہ بیٹھو۔ حضرت عمر رض نہ بیٹھے۔ پس متوجہ ہوئے لوگ طرف حضرت ابوبکر رض کے اور چھوڑ دیا حضرت عمر رض کو۔ پس کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ نے بعد حمد و

صلوٰة کے جو شخص تھا تم میں سے کہ عبادت کرتا تھا حضرت کی پس حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انتقال کیا۔ اور جو عبادت کرتا تھا اللہ کی پس اللہ تعالیٰ زندہ ہے
فرمایا ہے اللہ عزوجل نے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
اِلٰی قَوْلِهٖ شَاکِرِیْنَ۔ ترجمہ۔ نہیں ہے محمد مگر رسول تحقیق گزرے ہیں پہلے
اُن کے بہت رسول اگر وفات پاویں یا شہید ہو جاویں پھر جاؤ گے تم طرف دین
اوّل کے۔ اور جو مرتد ہوگا پس ہرگز ضرر نکرے گا کسی چیز میں اللہ جل جلالہ کو۔ اور
قریب ہے کہ اللہ جزا دے گا شکر کرنے والوں کو۔
اس آیہ کو لوگ بھولے ہوئے تھے حضرت ابوبکرؓ کے پڑھنے سے لوگوں کو یاد
ہو گئی۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے سنا اس آیۃ کو کہ پڑھا حضرت ابوبکرؓ
نے جانا میں نے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال کیا بلاشک
بعد اس کے تعزیت اہل بیت کو گیا اور کہا کہ سامان غسل کا کرو۔ اہل بیت نے تیاری
غسل کی کی۔ اُس وقت آواز غیب سے آئی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ حضرت علی نے کہا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں کہ تعزیت
کرتے ہیں۔ بعد اس کے حضرت علیؓ اور عباسؓ اور قثمؓ اور فضلؓ اور اسامہؓ اور
شقرانؓ متولی غسل شریف کے ہوئے۔ اور کفن کو خوشبو کیا۔ بعد تکفین کے حضرت کو حجرہ
شریف میں رکھا اور سب باہر آئے بموجب وصیت کے کہ آپ نے فرمایا تھا
کہ ایک ساعت مجھے اکیلا چھوڑ دینا کہ پہلے میرے جنازہ کی نماز خداوند
بے نیاز پڑھے گا **بیت**

من مردہ و دوست در نمازم سبحان اللہ بخود بنازم

بعدہٗ جبرئیل ساتھ ملائکہ کے پڑھینگے پھر تم پڑھو۔ بعد ایک ساعت کے آواز غیب سے آئی کہ
اندر آؤ اور نماز پڑھو۔ ہر ایک آتا تھا اور نماز بغیر امامت کے پڑھ پڑھ جاتا تھا۔
وقت چاشت کے دوشنبہ کو بارھویں تاریخ ربیع الاوّل کی حضرت سرورِ کائنات
علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس دار پُر ملال سے انتقال فرمایا۔ دو دن تک مردم
نماز میں مشغول رہے۔ چہارشنبہ کو حجرۂ شریفہ میں دفن کیا اور قبر مبارک بغلی تھی

اشعار

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرْبِ اَعْظُمُهٗ وَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُهٗ فِیْهِ الْعَفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کر آئے
کس طرح تمہارے دل نے قبول کیا۔ عرض کیا حکم ربانی سے چارہ نہیں۔ پھر
حضرت فاطمہؓ مزار پر انوار پر گئیں اور قبضہ خاک پاک قبر اطہر سے اٹھا کر
آنکھوں سے لگایا اور یہ اشعار پڑھے۔

اشعار

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدٍ اَنْ لَا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

وقت انتقال حضرت کے روز روشن بے نور ہو گیا تھا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں
کوئی روز روشن تر نہوا اُس دن سے کہ آپ داخل ہوئے تھے اور بے نور وہ دن
کہ جب انتقال کیا اس جہان سے۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخیر کیا تھا

کہ اگر مرضی مبارک ہو مدفن فیض مخزن بیچ روضۂ رضوان کے ترتیب دیں اور اگر اختیار فرماویں بیچ زاویہ خاک کے آرامگاہ معین کریں۔ حضرت نے فرمایا کہ دل نہیں چاہتا ہے کہ اُمت کو چھوڑ کر نکل جاؤں کہ فرمایا ہے اللہ سبحانہ نے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ جب تک میں ان میں رہوں گا عذاب دُنیا اور آخرت سے امن میں رہیں گے۔

ابیات

یارب بحقِ رسولِ کونین	ادنیٰ ہے مقام جس کا قوسین
دے جرعۂ راوقِ محبّت	کُھل جائے جو مجھ پہ سرِّ وحدت
عشق اپنا اور اپنے دوست کا دے	اُلفت دو جہاں کی بُھلا دے
بیہوش کر اپنا رُخ دکھا کے	صدقے سے بتولِؓ پارسا کے
دے دونوں جہاں میں امن اور چین	یارب بتوسّلِ امامین
خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست	محمد چشم براہِ ثنا نیست
خدا مدح آفرینِ مصطفےٰ بس	محمد خادمِ حمدِ خدا بس
مناجاتے اگر باید بیاں کرد	بہ بیتے ہم قناعت مے تواں کرد
محمد از تو میخواہم خدا را	الٰہی از تو عشقِ مصطفےٰ را

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تمّت



نامور قلم کار اور معروف صحافی ملک محبوب الرسول قادری کے زیرِ ادارت

ابلاغِ دین کی بین الاقوامی تحریک

